شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، قوتِ پروردگار
لا فتیٰ الا علیؓ، لا سیف الا ذوالفقار

علم و حکمت اور عدل و انصاف کی بے مثال جھلکیاں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فیصلے

www.iqbalkalmati.blogspot.com



مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

علی سرفراز

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

تاریخ کے سنہری اوراق - عادلانہ اور حکیمانہ انصاف کی جھلکیاں

حضرت علی کرم اللہ وجہ

کے فیصلے

مؤلف : علی سرفراز

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

بابِ علم حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے فیصلے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیر خداؓ کی جوانمردی کا روح پرور تذکرہ

☆......☆......☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

حکمت و فضیلت حضرت علی کرم اللہ وجہ'

چار خصائص

ابن عباس ﷛ فرماتے ہیں کہ چار خصائص علی کرم اللہ وجہ' میں ایسے ہیں جو کسی میں نہیں کہ --- عربی اور عجمی لوگوں میں آپ نے آنحضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھی اور --- آنحضور ﷺ کے ہر لشکر میں آپ علمدار رہے اور ---جب آنحضور ﷺ کے پاس سے سب بھاگ گئے تو آپ صبر کئے رہے اور --- آنحضور ﷺ کو آپ نے غسل دیا اور قبر میں اتارا۔

تمام محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ جنگ تبوک کے سوا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر جنگ میں شریک رہے اور فتحیاب

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوئے۔

ذرہ مبارک

حضرت علی کرم اللہ وجہ' لڑائیوں میں بہت ہوشیار رہتے تھے ممکن نہ تھا کہ کوئی آپ پر چوٹ لگا سکے۔ آپ کی ذرہ صرف آگے کے لئے تھی' پشت کے لئے نہ تھی۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ کوئی دشمن پیچھے سے آ جائے۔
فرمایا اگر میں دشمن کو پیچھے سے آنے دوں تو اللہ مجھے نہ رکھے

وارثان حقیقی

حضرت عمرؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو ایک زمین کا ٹکڑا بطور جاگیر دیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اس قطعہ زمین کے برابر کچھ زمین مزید مول لے لی پھر تالاب کی غرض سے کھدائی شروع کرا دی کہ اتفاقاً" اس کھدائی کے درمیان ایک چشمہ اس زمین سے رواں ہو گیا۔ لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

مبارک باد دی۔

آپ نے فرمایا کہ اس کے وارث کو مبارک باد دو۔ پھر چشمہ فقیروں اور مسافروں پر خیرات کر دیا۔

اللہ کی عطا

ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بلاد حبشہ کو ہجرت کر کے گئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابو طالب نے ایک لونڈی چار ہزار درہم میں خرید لی اور پھر جب مدینہ میں واپس آ گئے تو انہوں نے وہ لونڈی حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اس لونڈی کو قبول فرما لیا اور اپنے گھر میں لے آئے جہاں جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔

ایک مرتبہ جناب فاطمہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے واپس اپنے گھر تشریف لائیں تو دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' بڑے آرام سے سو رہے ہیں اور ان کا سر مبارک لونڈی کے زانو پر رکھا ہے۔ یہ ماجرا دیکھ کر آپ ناراض ہو گئیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو جگایا اور پوچھا کہ اے ابوالحسن۔ کیا آپ نے اپنی لونڈی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے صحبت بھی کی ہے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ اے رسول پاک ﷺ کی بیٹی۔ بخدا میں نے اس لونڈی سے کچھ نہیں کیا۔

اس پر جناب فاطمہؓ نے کہا کہ اے علی کرم اللہ وجہ' آپ مجھے رسول پاک ﷺ کے گھر جانے کی اجازت دے دیں۔ لہٰذا ان کو اجازت مل گئی اور وہ اپنے والد ماجد کے مکان کی جانب روانہ ہو گئیں۔ اسی وقت جبریل امینؑ کا نزول خدمت رسول خدا ﷺ میں ہوا اور کہا کہ آپ ﷺ کی بیٹی علی کرم اللہ وجہ' کی شکایت لے کر آ رہی ہیں۔شکایت صحیح نہیں ہے۔ شک کی بنا پر ناراض ہیں۔

اتنے میں جناب فاطمہؓ بھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئیں۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ بیٹی' علی کی شکایت لے کر آئی ہو۔ فوراً واپس چلی جاؤ اور جا کر علی کرم اللہ وجہ' سے کہو کہ تمہیں اپنی رضا پر پورا پورا اختیار حاصل ہے۔

جناب فاطمہؓ نے واپس جا کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو یہ کلمہ سنایا۔ تب حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کہا کہ اے فاطمہؓ۔ تم نے میری شکایت میرے آقا میرے محبوب ﷺ سے کر دی۔ میری رسوائی ہوئی۔ اب اے فاطمہؓ تم گواہ رہنا کہ میں لونڈی کو آزاد

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

کرتا ہوں اور چار ہزار درہم جو مجھے عطا کئے گئے تھے وہ فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کو لے جاتا ہوں۔

حضرت جبرئیلؑ آنحضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور کہا کہ اللہ پاک نے لونڈی آزاد کرنے کے عوض علی کرم اللہ وجہ' کو جنت عطا کر دی اور چار ہزار درہم کے عوض علی کرم اللہ وجہ' کو یہ بھی اختیار دے دیا ہے کہ میری رحمت کے ساتھ جس کو چاہے داخل جنت کر دے۔

بھکاری کا سوال

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کبھی بھی کسی سائل کو اپنی زبان سے انکار نہ کیا۔ جب کہ آپ یہودیوں کے باغوں میں پانی دیا کرتے تھے اور جو کچھ مزدوری کے پیسے ملتے وہ سائل کو دے ڈالتے اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے۔

ایک جنگ کے موقع پر ایک کافر سے حضرت علی کرم اللہ وجہ' لڑ رہے تھے کہ اچانک لڑنے والے آدمی نے کہا۔ واہ واہ کیا اچھی تلوار ہے۔ اے علی (کرم اللہ وجہ') ذرا مہربانی فرما کر مجھے دکھا دیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

یہ سن کر آپ نے تلوار اسکو دے دی۔ اس آدمی نے کہا کہ اب آپ کے پاس تلوار نہیں ہے۔ اب میری تلوار سے کیونکر بچیں گے؟

آپ نے فرمایا۔ بچانے والی طاقت تو بڑی ہے اور تم نے تو بھکاریوں کی طرح مجھ سے تلوار مانگ لی اور میں کسی بھکاری کے سوال کو رد نہیں کیا کرتا۔

یہ سن کر وہ شخص کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

مرتبہ علی کرم اللہ وجہ'

ابوہارون العبدی سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اور کہا کہ آپ تو جنگ بدر میں موجود تھے مجھے بتایئے کہ اس موقع پر آنحضور ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے لئے کیا کچھ فرمایا تھا؟

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہاں اے میرے بیٹے مجھے جو کچھ معلوم ہے تجھے بتاتا ہوں۔

جس وقت آنحضرت ﷺ بیمار ہو کر بہت کمزور اور نحیف ہو گئے تو ایک مرتبہ جناب فاطمہؓ اپنے والد بزرگوار ﷺ کو دیکھنے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

آئیں۔ اس وقت میں، آنحضور ﷺ کی خدمت میں پہلے سے حاضر تھا اور آپ کی داہنی جانب بیٹھا تھا کہ جناب فاطمہؓ تشریف لائیں۔ باپ کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگیں ہچکی بندھ گئی۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ بیٹی کیوں روتی ہے؟

کہنے لگیں کہ آپ ﷺ کے بعد کی مصیبتوں سے ڈر لگتا ہے۔ عالم غربت بھی ہے۔ خدا نہ کرے کہ آپ ﷺ کے بعد میں زندہ رہوں۔

یہ سن کر آنحضور ﷺ کا دل بھر آیا اور فرمانے لگے۔ اے بیٹی پروردگار نے سب سے پہلے دنیا پر نظر کی اور ایک شخص کو چن لیا۔ اسے اپنا نبی اور رسول بنا کر سب نبیوں سے افضل بنایا۔ وہ تیرا باپ ﷺ ہے۔ پھر دوبارہ نظر کی اور ایک شخص کو چن لیا جو شوہروں میں سب سے افضل ہے۔ مجھ پر وحی ہوئی اور میں نے تیرا نکاح اس شخص سے کر دیا وہ علی ؓ تیرا شوہر ہے۔ کیا تم راضی نہیں کہ وہ سب سے زیادہ علم جاننے والا ہے۔ سب سے زیادہ علم والا ہے اور اسلام لانے میں اولین میں سے ہے۔

یہ سن کر جناب فاطمہؓ خوش ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے چاہا کہ فاطمہ کو اور خوش کریں۔ فرمایا۔

اے فاطمہؓ۔ ہم اہل بیت کو چند باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

آج تک کسی کو نہ مل سکیں اور نہ آنے والے حاصل کر سکیں گے ---تیرا باپ ﷺ تمام نبیوں سے افضل' تیرا شوہر تمام اولیا سے افضل ہے' تیرے باپ ﷺ کا چچا حمزہ رضی اللہ عنہ سب شہیدوں سے برتر ہے۔ اس امت کے دو سبطین ہیں جو تیرے بیٹے ہیں۔

قاضی کا فیصلہ

ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اپنی ایک گمشدہ زرہ کو ایک نصرانی کے پاس دیکھا تو اس سے فرمانے لگے کہ اے نصرانی تو نے یہ زرہ کہاں سے پائی کیونکہ یہ زرہ میری ہے اور ایک جنگ میں کسی جگہ پر بھول گیا تھا یا گم ہو گئی تھی۔

نصرانی کہنے لگا۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ یہ زرہ تو میری اپنی ہے۔

آخر یہ جھگڑا قاضی کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ قاضی عدالت نے دونوں کے بیان سنے۔ قانونی نقطہ نگاہ سے قاضی عدالت نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے کہا کہ آپ کے پاس اپنے دعوے کے ثبوت میں کوئی گواہ یا کوئی دلیل ہے۔

آپ نے فرمایا۔ اس دعویٰ میں سچا ہوں مگر ثبوت کوئی نہیں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے۔

قاضی عدالت نے نصرانی کے حق میں فیصلہ دے دیا اور نصرانی خوش ہو کر ذرہ لے کر چل پڑا۔ مگر چند قدم چل کر واپس آیا اور کہنے لگا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور نبی کریم ﷺ خدا کے رسول اور برحق نبی ہیں۔ کیوں کہ جو کچھ ماجرا اب گزرا ہے یہ ہمارے نبی کی کتب میں مرکوز ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ ذرہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی ہے۔ جو جنگ صفین میں گر پڑی تھی۔

اس بات پر حضرت علی کرم اللہ وجہ بہت خوش ہوئے۔ نصرانی ایمان لا کر مسلمان ہو گیا۔ آپ نے اس ذرہ کو نصرانی کو بخش دیا اور اپنی طرف سے ایک گھوڑا بھی عطا فرمایا۔ یہ نصرانی مسلمان ہونے کے بعد ہمیشہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ساتھ رہا اور خارجیوں کے خلاف حضرت علی کرم اللہ وجہ کی نصرت میں لڑتا رہا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

نمونہ علمیت

کچھ لوگ ایک شخص کو پکڑ کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں لائے اور عرض کی۔ یا امیرالمومنین اس شخص سے ایک گروہ نے سوال کیا کہ تو نے آغاز صبح کس طرح کیا اور اب تک کس حال میں مست ہے تو اس شخص نے کچھ ایسے خیالات کا اظہار جو اللہ اور اسلام سے باغیانہ ہیں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ بتاؤ وہ کون سے خیالات ہیں۔

لوگوں نے عرض کی کہ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نے صبح کس طرح شروع کی تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اس طرح صبح شروع کی کہ فتنہ کو دوست رکھتا ہوں اور حق سے کراہت کرتا ہوں اور یہود و انصار کی تصدیق کرتا ہوں اور جس کو نہیں دیکھا اس پر ایمان لاتا ہوں اور جو چیز ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی اس پر بھی ایمان رکھتا ہوں۔

یہ سن کر آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو گھر سے بلا کر لاؤ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' تشریف لائے تو حضرت عمرؓ نے تمام واقعہ سنایا۔ سب کچھ معلوم کر کے حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔

اے عمرؓ۔ یہ شخص بالکل سچ کہہ رہا ہے۔ وہ دوست رکھتا ہے فتنہ کو چنانچہ پروردگار عالم فرماتا ہے کہ سوائے اس کے نہیں ،

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیں کہ مال اور اولاد تمہارے لئے مگر فتنہ ہیں۔

دوم۔ حق سے کراہت کرتا ہے سو یہ بھی سچ ہے کہ موت برحق ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آئی بے ہوشی موت کے ساتھ حق کے۔

پھر یہود و نصاریٰ کی تصدیق یہ ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے۔ کہتے ہیں یہود نہیں ہیں نصاریٰ کسی شے پر اور نصاری کہتے ہیں کہ نہیں ہیں یہود کسی شے پر۔

اور جس چیز کو نہیں دیکھا مگر اس پر ایمان لاتا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہے اور جو چیز پیدا نہیں ہوئی وہ قیامت ہے۔

دین میں پہل

عفیف کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں ایک مرتبہ میں مکہ گیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام پذیر ہوا۔ ایک روز صبح کو میں نے دیکھا کہ سورج نکل رہا تھا کہ ایک نوجوان کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ پھر ایک بچہ بھی اس کے بائیں جانب آ کھڑا ہوا۔ پھر ایک عورت بھی اس کے پیچھے آ کھڑی ہوئی۔ پس اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

نوجوان نے رکوع کیا اور ان دونوں نے بھی رکوع کیا۔ نوجوان نے سر اٹھایا تو ان دونوں نے بھی سر اٹھایا۔ پھر یہ تینوں سجدے میں گئے۔

میں یہ ماجرا دیکھ کر بڑا حیران ہوا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے دریافت کیا کہ یہ نیا کام کیا ہے جو یہ تینوں اشخاص کر رہے ہیں؟

یہ سن کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تو نہیں جانتا کہ یہ نوجوان محمد (ﷺ) بن عبداللہ بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہے اور یہ لڑکا علی رضی اللہ عنہ ابن ابوطالب بن عبدالمطلب ہے۔ یہ بھی میرا بھتیجا ہے اور یہ عورت جو پیچھے کھڑی ہے یہ اس نوجوان محمد (ﷺ) کی بیوی خدیجہؓ بنت خویلد ہے۔ محمد ﷺ کہتا ہے کہ میرا خدا آسمانوں اور زمین کا خدا ہے ہر چیز اس نے پیدا کی ہے اسی بات پر اس کے دین کا دارومدار ہے اور ان تین ہستیوں کے علاوہ اس دین کا کوئی انسان اس دنیا میں نہیں ہے ان تینوں نے ہی اس نئے مذہب کو دین فطرت بیان کر کے اس دین کی راہ اختیار کی ہے۔

عفیف رضی اللہ عنہ جب مشرف بہ اسلام ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میں اسلام تو ضرور لایا مگر کاش اس وقت ان تینوں ہستیوں کے ساتھ چوتھا میں ہوتا تو اسلام لانے میں حضرت علی کرم اللہ وجہ'

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے دوسرے نمبر پر ہوتا۔

شاہ روم اور باب علم کرم اللہ وجہ'

ایک مرتبہ شاہ روم نے خلیفہ وقت حضرت عمرؓ کی خدمت میں مراسلہ بھیجا جو اس طرح سے تھا۔

منجانب شاہ روم

مسلمانوں کے خلیفہ کی طرف۔

ازاں بعد معلوم ہو کہ آپ سے چند سوالات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ براہ کرم ان کے جوابات سے نوازیں۔

سوالات درج ذیل ہیں۔

حضرت عمرؓ نے یہ خط اصحاب کے سامنے رکھا۔ کافی غوروخوض کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے رجوع کیا گیا۔

آپ نے تمام سوالات پڑھے جو مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ وہ کونسی شے ہے جو خدا نے خلق نہیں کی؟

۲۔ وہ کونسی شے ہے جو اللہ نہیں جانتا؟

۳۔ وہ کونسی شے ہے جو اللہ کے پاس نہیں ہے؟

۴۔ وہ کونسی شے ہے جو پوری کی پوری دہن ہے؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

۵۔ وہ کیا شے ہے جو ساری کی ساری پیر ہے؟
۶۔ وہ کیا ہے جو ہمہ تن آنکھ ہے؟
۷۔ وہ کیا ہے جو ہمہ تن پر ہے؟
۸۔ وہ کون سا مرد ہے جس کا کوئی خاندان نہیں؟
۹۔ وہ کونسی چار چیزیں ہیں جو ماں کے رحم میں نہیں رہیں؟
۱۰۔ وہ کونسی چیز ہے جو سانس لیتی ہے مگر روح نہیں رکھتی؟
۱۱۔ وہ کونسا مسافر ہے جس نے صرف ایک مرتبہ سفر کیا؟
۱۲۔ ناقوس کیا کہتا ہے؟
۱۳۔ وہ کونسا درخت ہے جس کے سائے میں مسافر اگر سو سال سفر کرے تو بھی اس کے سایہ سے نہیں نکل سکتا اور مثال میں کیا چیز ہو سکتی ہے؟
۱۴۔ وہ کونسا درخت ہے جو بغیر پانی کے پیدا ہوا؟
۱۵۔ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سورج صرف ایک مرتبہ چمکا؟
۱۶۔ جنت کے لوگ کھائیں پئیں گے۔ مگر بول و براز نہیں کریں گے۔ دنیا میں اس کی مثال کیا ہے؟
۱۷۔ جنت کے دسترخوان پر جو کاسے ہوں گے ان میں رنگ برنگے کھانے ہوں گے دنیا میں اس کی مثال بتایئے؟
۱۸۔ جنت میں ایک دراز سیب سے حور برآمد ہو گی۔ مگر سیب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

جوں کا توں رہے گا۔ دنیا میں اس کی مثال بتایئے؟

۱۹۔ وہ کونسی کنیز ہے جو دنیا میں دو آدمیوں کی ہے مگر آخرت میں ایک کی ہو گی؟

۲۰۔ جنت کی کنجیاں کیا ہیں؟

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے خط پڑھا اور فوراً ہی جواب لکھنا شروع کیا جو اس طرح تھا۔

اے بادشاہ۔ میں نے تیرا خط پڑھا اور میں اللہ کی مدد اور رسول پاک ﷺ کی برکت سے تیرے سوالات کا جواب دیتا ہوں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جوابات

۱۔ وہ شے جس کو اللہ نے خلق نہیں کیا، قرآن ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے اور اس کی صفت ہے اسی طرح دوسری آسمانی کتابیں بھی مخلوق نہیں ہیں کیونکہ وہ خداوند کریم سب سے قدیم ہے اور اس کی صفات بھی قدیم ہیں۔

۲۔ وہ بات جو کو اللہ نہیں جانتا وہ یہ بات ہے جسکو تم نصاریٰ لوگ اللہ کے لئے ثابت کرتے اور کہتے ہو کہ اللہ کا بیٹا ہے۔ بیوی ہے۔ شریک ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی شریک ہے۔

۳۔ اور جو چیز اللہ کے پاس نہیں وہ ظلم ہے۔

۴۔ وہ چیز جو ہمہ تن دہن ہے۔ آگ ہے جو چیز اس میں ڈال دی جائے اس کو کھا جاتی ہے۔

۵۔ وہ چیز جو ہمہ تن پیر ہے پانی ہے۔

۶۔ وہ چیز جو پوری کی پوری آنکھ ہے وہ ہوا ہے۔

۷۔ وہ چیز جو پوری کی پوری پر ہے وہ ہوا ہے۔

۸۔ وہ شخص جس کا خاندان نہیں ہے آدم علیہ السلام ہیں۔

۹۔ وہ چار چیزیں جو ماں کے رحم میں نہیں ہیں۔ وہ عصائے حضرت موسیٰ' حضرت ابراہیم کا مینڈھا جو قربانی کے لئے جنت سے آیا تھا اور حضرت آدم اور حضرت حوا ہیں۔

۱۰۔ وہ چیز جو سانس لیتی ہے مگر روح نہیں رکھتی۔ صبح ہے جیسا کہ خداوند کریم قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ صبح کی قسم جب کہ وہ سانس لیتی ہے۔

۱۱۔ اب ناقوس یہ کہتا ہے (صدائے ناقوس کے نام سے علامہ سبط الجوزی نے پوری نظم لکھی ہے ہم صرف چند اشعار پیش کرتے ہیں۔)

ترجمہ منظوم

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

---

پاک ہے اللہ خالق سب کا
بے شک ہے وہ رب سب کا
سارا جہاں محتاج ہے اس کا
تا ابد باقی رہے گا

۱۲۔ وہ مسافر جس نے صرف ایک مرتبہ سفر کیا' طور سینا ہے۔ بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور پہاڑ اور عرش مقدس کے درمیان کئی دن کی راہ تھے۔ خداوند عالم نے اس کے ایک حصہ کو جدا کیا اور اس کو پر عطا کئے اور پھر اس کو بنی اسرائیل کے سروں پر مسلط کیا۔ جو ایک سائبان سا معلوم ہوتا تھا اور بنی اسرائیل نے سمجھا کہ ان پر اب گرا اور اب گرا۔ اس وقت ان کے نبی نے ان سے کہا۔ ایمان لے آؤ ورنہ یہ تمہارے سروں پر گرتا ہے۔ بس اس کے بعد اللہ نے پہاڑ کو واپس کر دیا۔

۱۳۔ وہ جگہ جہاں سورج صرف ایک دفعہ چمکا' وہ اس دریا کی زمین ہے جو خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کے لئے چیرا تھا۔ حضرت موسیٰ کے عصا کی ضرب سے دریا نے راستہ دیا۔ جگہ بالکل خشک ہو گئی اور اس زمین پر پہلی مرتبہ سورج کی روشنی پڑی۔

۱۴۔ درخت جس کے سایہ میں انسان سو برس مسافت کرے' یہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ساتویں آسمان پر ہے۔ یہ درخت جنت کے درختوں میں سے ہے۔ جنت کے مکانات اور قصر میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کی شاخیں نہ پھیلی ہوئی ہیں اور اس کی مثال دنیا میں ہے۔

۱۵۔ درخت جو بغیر پانی کے پیدا ہوا وہ شجر یونس ہے۔ یہ آپ کا معجزہ تھا۔ جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے۔ ہم نے یونس پر کدو اگایا۔

۱۶۔ جنت کی غذاؤں کی مثال دنیا میں ماں کے پیٹ میں بچہ ہے۔ ناف کے ذریعہ ماں کے پیٹ میں کھاتا پیتا ہے مگر پیشاب وغیرہ نہیں کرتا۔

۱۷۔ ایک پیالہ میں کئی رنگ۔ کی غذا کی مثال دنیا میں انڈا ہے۔ اس کے دو رنگ سفید اور زرد ہوتے ہیں۔ مگر آپس میں ملتے نہیں۔

۱۸۔ حور جو سیب سے برآمد ہو گی اس کی مثال دنیا میں وہ کرم ہیں جو پھل سے نکلتے ہیں۔ مگر ان کے نکلنے سے پھل میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

۱۹۔ اس کنیز کی مثال جو دنیا میں دو کی مشترک اور آخرت میں ایک کی ہو گی' وہ درخت خرمہ ہے جو مجھ جیسے مومن اور تجھ جیسے کافر کے درمیان مشترک ہے مگر روز آخرت صرف میرا حصہ ہے تیرا نہیں کیونکہ وہ درخت خرمہ جنت میں ہو گا اور تو اپنے اعمال

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی وجہ سے دوزخ میں۔

۲۰۔ اب تیرا آخری سوال کہ جنت کی کنجیاں کیا ہیں۔ تو وہ یہ کلمہ ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ' اور ایک پادری

ابتدائے خلافت حضرت عمرؓ میں ایک پادری نجران کا آیا۔ آپ نے اس کو دعوت اسلام دی۔ رسول ﷺ اور قرآن کی خوبیاں بیان کیں۔ پادری نے یہ سن کر کہا کہ میں نے قرآن میں پڑھا ہے کہ جنت آسمان اور زمین کے برابر ہوگی۔ ذرا یہ بتلایئے کہ جب جنت اتنی بڑی ہے تو دوزخ کہاں واقع ہوگی؟

یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے کہا کہ آپ جواب دیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کہا۔ میں جواب دیتا ہوں ---

اے پادری جب رات آتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے اور جب دن آتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے؟

پادری نے یہ سن کر کہا کہ مجھ کو امید نہ تھی کہ میرے سوال کا جواب اتنی آسانی سے کوئی دے سکتا ہے۔ اے خلیفہ یہ جوان

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

کون ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ علی کرم اللہ وجہ' ابن ابی طالب ہیں۔ رسول ﷺ کے عمزاد بھائی ہیں۔ حسنین رضی اللہ عنہم کے والد ہیں۔

پھر اس نے کہا کہ اے خلیفہ وہ کیا چیز ہے جو میوہ ہائے جنت کی مانند ہے؟

فرمایا۔ ان سے پوچھو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا کہ قرآن شریف ہے۔ کہ تمام دنیا کے لوگ اکٹھے ہو کر اس سے استفادہ حاصل کریں تو کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ جنت کے میوہ بھی اسی طرح ہیں۔

پھر اس نے کہا۔ کیا آسمانوں کے قفل بھی ہوتے ہیں؟

آپ نے فرمایا کہ آسمانوں کا قفل یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ شریک کیا جائے۔

پھر کہا کہ قفل کی کنجی کیا ہے؟

کہا۔ کلمہ شہادت ہے۔ یہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے۔

پادری کہنے لگا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ پھر پوچھا کہ اب یہ بتلایئے کہ زمین پر سب سے پہلا خون کس کا گرا؟

اس کا جواب حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے یوں دیا کہ اے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

پادری وہ خون حضرت حوا کا تھا جو ہابیل کی ولادت کے وقت زمین پر گرا تھا۔

پادری بولا۔ سچ ہے۔ اچھا ایک سوال اور بتا دیں؟

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ مگر حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کہا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ اس کو پوچھنے دو۔ میں سب بتاؤں گا۔

کہنے لگا کہ بتایئے خدا کہاں پر ہے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کہا کہ ایک روز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ ایک ملک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کہاں سے آ رہے ہو۔ ملک نے کہا کہ ساتوں آسمانوں سے اپنے رب کے پاس سے۔ اسی طرح دوسرا آیا۔ اس سے بھی یہی سوال ہوا۔ جواب دیا۔ زمین کے ساتویں طبق سے اپنے رب کے پاس سے۔ غرض ایک مغرب سے ایک مشرق سے آیا۔ سب نے یہی جواب دیا کہ فلاں جگہ اپنے رب کے پاس سے آیا ہوں۔ پس اے نصرانی۔ اللہ یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے۔ آسمان پر بھی ہے زمین پر بھی۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

شہادت وحی

جس وقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا جو مسجد نبوی ﷺ میں تھے تو بہت سے لوگوں کو ان دروازوں کا بند ہونا بہت شاق گزرا۔

حبہ عرنی کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں اب تک وہ منظر گھوم رہا ہے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سرخ لنگی اوڑھے ہوئے اس خبر کو سن کر بہت مغموم ہوئے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور نبی کریم ﷺ سے کہنے لگے کہ آپ نے سب کے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دے دیا اور مجھے بھی مگر اپنے چچا زاد بھائی علی کرم اللہ وجہ' کو یہیں رہنے کا حکم دیا حتیٰ کہ اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو بھی یہی حکم دیا۔

جب آنحضور ﷺ کو معلوم ہوا کہ سب لوگ اس حکم سے رنجیدہ ہیں تو آپ ﷺ نے وقت نماز سب کو اکٹھا کیا اور خطبہ فرمایا کہ میں نے نہ ان دروازوں کو کھولا ہے نہ بند کیا ہے اور نہ کسی کو نکالا ہے اور نہ علی کرم اللہ وجہ' کو رکھا ہے بلکہ اللہ نے۔ پس آپ نے کلام پاک کی سورہ النجم پڑھ کر سنائی کہ "قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا۔ نہیں گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہیں بھٹکا اور نہیں بولتا اپنی خواہش سے مگر جب اس کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے۔ سخت قوت والا اس کو سکھاتا ہے۔"

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھائی' دوست اور وزیر

ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے پوچھا کہ اے علی۔ آپ نے اپنے چچا کے سوا اپنے چچا زاد بھائی کا ورثہ کس طرح پایا؟

یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا کہ اس کا اصل یہ ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قرابت داروں کو ڈراؤ۔ رسول پاک ص نے مجھے کہا اے علی (کرم اللہ وجہ') مجھے پروردگار کی طرف سے حکم ملا ہے کہ اپنے رشتہ داروں کو ڈراؤں تو تم پہلے ایک برتن میں کچھ سالن تیار کر لو پھر اس پر بکری کے پائے رکھ دو اور ایک برتن میں دودھ بھر دو پھر جا کر تمام بنی عبدالمطلب کو بلا لاؤ۔

چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ تمام عزیزوں کو بلایا۔ جن میں رسول پاک ﷺ کے چاروں چچا بھی شامل تھے۔ جب سب رشتہ دار اکٹھے ہو گئے تو رسول پاک ﷺ نے سالن کے برتن میں سے کچھ ہاتھ ڈال کر نکالا اور کھا لیا۔ پھر سب کو کھانے کو کہا۔ جب سب نے سیر ہو کر کھا لیا۔ تو میں نے دیکھا کہ برتن ویسے ہی بھرا ہوا

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

ہے۔ اسی طرح آپ نے جب دودھ پلانے کا حکم دیا اور سب کو دودھ پلایا گیا مگر دودھ بھی جوں کا توں رہا۔

اس فارغ ہو کر آپ ﷺ ان لوگوں کی طرف رجوع ہوئے اور خدا کا پیغام دین فطرت کے مطابق دیا اور کہا۔

اے بنی عبدالمطلب میں تم میں خاص طوز پر اور دوسرے لوگوں پر عام طور پر بھیجا گیا ہوں پس تم میں کوئی ہے جو میرا یہ معجزہ دیکھ کر میری نبوت کا یقین کرے؟

تب میں کھڑا ہو گیا اور اپنے آپ کو بیعت کے لئے پیش کیا۔

رسول پاک ﷺ نے کہا علی (کرم اللہ وجہ') بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ دوسری مرتبہ پھر اسی طرح کہا اور میں اسی طرح بیٹھ گیا۔ تیسری مرتبہ پھر مجھے بٹھایا۔ جب کوئی نہ اٹھا تو حضرت ﷺ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

تو میرا بھائی' دوست اور وزیر ہے۔

اس لئے میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے بھائی کا ورثہ پایا۔

نبی ﷺ کا ولی

حضرت علی کرم اللہ وجہ' ایک مرتبہ اپنے رفقا کے ساتھ کسی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

جنگ کے لئے جا رہے تھے کہ ایک جگہ رفقاء کے پاس پانی ختم ہو گیا اور پانی کی تلاش شروع ہوئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر راستے سے ہٹ گئے۔ نزدیک ہی ایک گرجا نظر آیا تو آپ نے فرمایا۔ اس گرجا میں جو پادری ہے اس سے پانی کے متعلق معلوم کرو۔ اس سے پتہ کیا تو پادری نے کہا کہ پانی اس جگہ سے دو فرسخ کے قریب دائیں جانب ہے۔ یہ سن کر لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے کہا کہ پانی یہاں سے دور ہے اور ہم لوگ وہاں تک جانے کی طاقت نہیں رکھتے کہ پیاس نے نڈھال کر دیا ہے۔

یہ سن کر حضرت علی ؓ نے فرمایا تم لوگ ادھر بائیں جانب جاؤ۔ وہ سامنے جو مکان ہے اس کو کھودنا شروع کر دو۔ پانی اسی جگہ مل جائے گا۔

لہٰذا کھدائی شروع کر دی گئی۔ تھوڑی سی مٹی ہٹائی تھی کہ نیچے ایک پتھر نظر آیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو بڑی مشکل ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر آئے اور پوچھا کہ اب کیا بات ہے؟

سب نے ایک زبان ہو کر کہا اے علی کرم اللہ وجہ'۔ پیاس کے مارے دم نکل رہا ہے۔ مٹی کھود چکے مگر اب یہ پتھر نکل آیا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے۔

آپ نے کہا کہ اسے ہٹاؤ۔ بس اس پتھر کے نیچے پانی ہے۔
پہلے دو چار آدمیوں نے زور لگایا۔ پتھر نے جنبش نہ کھائی۔ پھر تھوڑا تھوڑا سب نے زور لگایا۔ پتھر پھر بھی نہ سرکا۔ تب آپ نے اپنی آستین چڑھائی اور اپنی انگلیاں پتھر کے نیچے ڈال کر بسم اللہ کہہ کر جو زور لگایا تو پتھر دور جا پڑا اور نیچے ایک چشمہ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا جاری تھا۔ تمام رفقا نے سیر ہو کر پانی پیا۔ پھر آپ نے اس پتھر کو اسی جگہ ویسے ہی رکھ دیا جیسے پہلے رکھا تھا۔

ادھر وہ پادری اپنی چھت پر سے تمام ماجرا دیکھ رہا تھا۔ فوراً نیچے آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے کہنے لگا کہ کیا آپ کوئی نبی ہیں؟

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ میں نہ نبی ہوں نہ فرشتہ ہوں بلکہ میں اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ولی ہوں۔

یہ سن کر وہ پادری بولا۔ اپنا ہاتھ نکالئے تاکہ اس پر بیعت کر لوں اور مسلمان ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ راہب مسلمان ہو گیا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

قصہ اصحاب کہف اور علمائے یہود

ایک مرتبہ چند علمائے یہود حضرت علی کرم اللہ وجہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں۔ ہم آپ سے چند سوالات کرتے ہیں۔ اگر جواب ٹھیک مل گئے تو آپ کے اسلام کو صحیح سمجھیں گے اور آپ کے نبی ﷺ کو برحق مانیں گے ورنہ نہیں۔

فرمایا۔ پوچھو کیا پوچھتے ہو۔

علمائے یہود نے سوال کیا کہ ---

۱۔ وہ کون ہے جس نے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن نہ تو وہ قوم جن سے ہے نہ قوم انس سے ہے؟

۲۔ وہ کیا چیز ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ چلنے والی ہے؟

۳۔ وہ پانچ چیزیں کیا ہیں کہ جو زمین پر تو چلیں مگر وہ رحم مادر میں نہ رہیں؟

۴۔ تیتر اپنی صدا میں کیا کہتا ہے؟

۵۔ مرغ اپنی بانگ میں کیا کہتا ہے؟

۶۔ گھوڑا اپنی ہنہناہٹ میں کیا کہتا ہے؟

۷۔ مینڈک اپنی ٹرٹر میں کیا کہتا ہے؟

۸۔ گدھا اپنے چیخنے میں کیا کہتا ہے؟

جب حضرت علی کرم اللہ وجہ نے تمام سوالات سن

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

فرمایا۔ اے قوم یہود ان سوالات کے جواب تو دوں گا اور دوں گا بھی تورات سے مگر تم کو اسلام لانا پڑے گا۔

ان لوگوں نے کہا۔ ہمیں منظور ہے۔

فرمایا۔ ایک ایک سوال کرتے جاؤ اور ساتھ ساتھ جواب لیتے جاؤ۔ بتاؤ پہلا سوال کیا ہے؟

اس پر علمائے یہود یوں گویا ہوئے۔

پھر ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے جس نے اپنی قوم کو ڈرایا کہ نہ وہ جن تھا نہ انس؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ وہ چیونٹی ہے جس نے حضرت سلیمانؑ کی آمد پر اپنی قوم کو ڈرایا۔

اپنے ساتھی کے ساتھ چلنے والا کون ہے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ یہ وہ مچھلی ہے جس نے حضرت یونسؑ کو نگل لیا تھا اور وہ حضرت یونسؑ کے ساتھ ساتھ سات سمندروں میں پھرتی رہی۔

پھر انہوں نے پوچھا کہ وہ پانچ چیزیں بتاؤ جو زمین پر چلیں اور شکم مادر میں نہ رہیں؟

آپ نے فرمایا۔ ۱۔ آدمؑ ۲۔ حواؑ ۳۔ ناقہ صالحؑ ۴۔ گوسفند حضرت ابراہیمؑ ۵۔ عصائے حضرت موسیٰؑ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب انہوں نے پوچھا کہ واقعی اب تک تو آپ بالکل سچ بتا رہے ہیں مگر اب یہ بتایئے کہ تیتر اپنی صدا میں کیا کہتا ہے؟

آپ نے فرمایا وہ کہتا ہے کہ ---الرحمٰن علی العرش استویٰ۔ (آیت قرآنی)

پھر انہوں نے پوچھا اب بتایئے کہ مرغ اپنی زبان میں کیا کہتا ہے؟

فرمایا۔ وہ کہتا ہے کہ اے غافلو۔ اللہ کو یاد کرو۔

پھر انہوں نے پوچھا کہ گھوڑا اپنے ہنہنانے میں کیا کہتا ہے؟

آپ نے فرمایا۔ جب مومنین کافروں سے جہاد کے لئے میدان جنگ میں آتے ہیں تو یہ کہتا ہے کہ یا رب۔ اپنے پالنے والے مومن کو کافر پر نصرت عطا فرما۔

پھر انہوں نے دریافت کیا کہ مینڈک اپنی ٹرٹر میں کیا کہتا ہے؟

جواب دیا کہ وہ کہتا ہے کہ پاک ہے وہ مقدس ذات جس کی تسبیح سمندروں میں ہوتی ہے۔

ان علما کی جماعت صرف تین افراد پر مشتمل تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے جوابات سن کر دو رومیوں نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گئے مگر تیسرے نے کہا کہ اے علی کرم اللہ وجہ' تمہارے جوابات سے مطمئن ہو کر میرے دو ساتھی تو مسلمان ہو

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

گئے اور ان کا دل ایمان کی روشنی سے منور ہو گیا مگر میرے دل میں ابھی تک ایک سوال باقی ہے۔ بہتر ہے کہ آپ اس کا جواب بھی دے دیں تاکہ میرا ایمان بھی مکمل ہو جائے۔

آپ نے یہ سن کر کہا۔ اللہ اکبر۔ پوچھو جو پوچھنا چاہو۔

یہودی عالم نے کہا یہ بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو قرون گذشتہ میں اللہ نے ۳۰۹ سال تک مردہ رکھا اور پھر زندہ کر دیا۔ ان کا کیا قصہ ہے؟ مختصر بتائیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے یہودی۔ یہ لوگ اصحاب کہف ہیں۔ ان کا ذکر ہمارے قرآن پاک میں موجود ہے۔ اگر تو چاہتا ہے تو میں ان کا تمام قصہ تجھ کو سنائے دیتا ہوں لو سنو۔ آپ نے قصہ یوں شروع کیا۔

اے یہودی مجھ سے میرے رسول حبیب خدا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ سرزمین روم میں ایک شہر تھا جس کا نام جب اسلام وہاں پہنچا تو طرطوس رکھا گیا۔ اس شہر پر اس زمانہ میں ایک رحم دل بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد ایران کے ظالم بادشاہ نے اس شہر پر چڑھائی کر دی اور قبضہ کر لیا۔

ایرانی بادشاہ نے اس شہر پر قبضہ کر کے اس کو اپنا پایہ تخت بنایا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ سن کر یہودی بولا۔ اگر آپ عالم ہیں تو اس کے قصر کے متعلق اس کی نشستوں کے متعلق بھی مفصل بتایئے؟

آپ نے فرمایا۔ اے یہودی اس بادشاہ نے اس قصر کو سنگ قاراں سے بنایا تھا جس کا طول و عرض ایک فرسخ تھا۔ اس قصر کے چار ہزار ستون تھے جو سونے کے بنے ہوئے تھے۔ اس قصر کی چھت میں ایک ہزار قندیلیں چاندی کی زنجیروں میں لٹکی ہوئی تھیں جن میں رات بھر خوشبودار روغنوں سے روشنیاں کی جاتی تھیں۔ اس قصر میں ایک دیوان عام تھا۔ اس میں ایک سو اسی جھروکے شرفا اور ۱۸۰ جھروکے غربا کے تھے جن میں غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کے وقت عجیب منظر ہوتا تھا۔

دیوان عام میں ایک سونے کا تخت تھا جو چالیس ہاتھ لمبا چوڑا تھا۔ یہ تخت بیش بہا جواہرات سے مرصع تھا۔ تخت کے دائیں جانب اسی کرسیاں سونے کی تھیں جن پر فوجی افسر بیٹھتے تھے اور طلائی کرسیاں بائیں جانب تھیں جن پر امرائے شہر بیٹھتے تھے۔ درمیان میں تخت پر بادشاہ خود بیٹھتا۔ سونے اور ہیرے جواہرات سے مرصع تاج پہنتا۔ اس تاج کے نو گوشے تھے۔ ہر گوشہ میں ایک ایک موتی جڑا ہوا تھا جو اندھیری رات میں چاند کی طرح چمکتا تھا۔ بادشاہ نے اپنے افسروں کے پچاس لڑکوں کو چن لیا تھا جو بڑے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

حسین و جمیل تھے۔ ان کو بہترین لباس پہنایا جاتا۔ سروں پر طلائی تاج ہاتھوں میں سونے کے کنگن اور پیروں میں سونے کے کڑے ہوتے۔ یہ حسین و جمیل لڑکے بادشاہ کے نزدیک صف بستہ کھڑے رہتے۔ اس کے علاوہ چھ لڑکے علما کی اولاد میں چن لئے تھے جن کو اپنا وزیر بنایا اور جو دائیں بائیں حاضر رہتے۔

بادشاہ ہمیشہ ان سے مشورہ کرتا اور بغیر مشورہ کے کوئی کام نہ کرتا تھا۔ وہ ہر روز اپنا دربار لگاتا۔ جب وہ دربار میں آتا تھا تو تین لڑکے اس طرح دروازہ سے داخل ہوتے کہ ان کے ہاتھ میں سونے کا جام ہوتا تھا جس میں مشک بھرا ہوا ہوتا اور ایک کے ہاتھ پر ایک طائر بیٹھتا تھا جو اشارہ پا کر لڑکے کے ہاتھ سے اڑ کر گلاب والے جام میں جا گرتا اور اپنے پروں میں مشک سمیٹ لیتا اور پھر بادشاہ کے تاج پر جا بیٹھتا اور پھر اپنے پروں کو اس طرح پھڑپھڑاتا کہ تمام فضا معطر ہو جاتی۔ اسی طرح اس بادشاہ نے تیس سال تک خوب داد عیش دی اور اس عرصہ میں بادشاہ کو کبھی سر درد تک نہ ہوا۔

جب تمام مسرتیں میسر آ گئیں تو سرکش ہو کر خدا کو بھلا بیٹھا اور خود دعویٰ خدائی کر دیا اور تمام قوم کو دعوت دی کہ اس کو خدا مان لیں۔ لہذا سب نے اس کو خدا مان لیا۔ بادشاہ نے ہر اس

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

آدمی کو انعام دیا جس نے اس کو خدا مان لیا اور جس نے اس کو خدا نہ مانا اور سرکشی کی اس کو فوراً قتل کرا دیا حتیٰ کہ سب کو خوف جان کی وجہ سے اس کی خدائی کو ماننا پڑا اور وہ عیش کی بانسری بجانے لگا۔

ایک عرصہ بعد کسی عید کے موقع پر جب وہ عید کی مبارکبادیں تخت پر بیٹھا لے رہا تھا تو ایک فوجی نے آ کر یہ وحشت ناک خبر سنائی کہ فارس کی فوجوں نے بغاوت کر دی ہے اور قصر کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور وہ آپ کو قتل کرنا چاہتی ہیں۔ اس خبر کے سنتے ہی بادشاہ اتنا گھبرایا کہ اٹھتے ہوئے لڑکھڑاتا ہوا زمین پر آ رہا اور اس کے سر سے تاج بھی گر گیا۔

اس حال کو دیکھ کر داہنی طرف کے وزیروں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ تملیخا جو سب سے زیادہ عقلمند تھا سوچنے لگا واقعی اگر یہ خدا ہے تو ڈرتا کیوں ہے روتا کیوں ہے۔ رفع حاجت کیوں کرتا ہے۔ یہ باتیں اللہ میں نہیں ہونی چاہئیں۔ یہ سوچ کر چھ وزیروں نے آپس میں مشورہ کیا اور پھر پروگرام بنایا کہ روزانہ باری باری ہر ایک کے مکان پر جمع ہو کر اس معاملہ پر غور کیا جائے۔

ایک روز تملیخا کی باری تھی۔ سب اس کے مکان پر جمع

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوئے۔ کھانا وغیرہ کھایا جانے لگا مگر تملیخا نے کھانے میں ان کا ساتھ نہ دیا۔ دوسرے وزیروں نے کھانا نہ کھانے کی وجہ پوچھی۔ اس نے جواب دیا کہ آج میرے دل میں عجیب طرح کا خیال آیا۔ جس کی وجہ سے کھانے پینے کو بالکل دل نہیں چاہتا۔

انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا خیال ہے؟

تملیخا کہنے لگا کہ یہ آسمان بغیر ستون اور زنجیر کے کس چیز کے سہارے کھڑا ہے؟ پھر اس میں چاند اور سورج کیسے جڑے ہوئے ہیں؟ پھر آسمان پر کس طرح ستارے سجائے گئے ہیں؟ پھر زمین پر غور کرتا ہوں کہ کس نے اس پر پہاڑ قائم کئے ہیں کس طرح سمندر یہاں موجزن ہے؟ پھر خود پر غور کرتا ہوں کہ کس طرح شکم مادر میں پلتا رہا کیسے وہاں ہوا خوراک ملتی رہی اور کس طرح میں بزم ہستی میں آیا ہوں؟ کس طرح پال پوس کر مجھ کو جوان کیا۔ یقیناً" کوئی ہستی ہے جو ان مشکل ترین امور کو آسان بنا دیتی ہے۔

تملیخا کی تقریر سن کر پانچوں وزیر دم بخود رہ گئے اور اٹھ کر اس کے ہاتھ چومنے لگے کہ آج تم نے وہ بات کہی ہے جو عرصہ سے ہمارے دماغوں میں پنہاں تھی۔ اب سب نے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ آخر یہ طے پایا کہ اس ظالم و جابر بادشاہ کی بادشاہت سے دور بھاگ جانا چاہیے اور اس خدا کی پناہ میں چلے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

جائیں جو ان امور کا دہندہ ہے جو حقیقی مالک ہے پھر تینوں اپنی جگہ سے اٹھے۔ بازار میں آ کر تین درہم کے خرمہ خریدے اور اپنی چادر میں باندھ لئے اور گھوڑوں پر سوار ہو کر شہر سے نکل پڑے۔

تقریباً" تین میل نکل جانے کے بعد تملیخا نے کہا کہ اب ہم ظالم بادشاہ کے ملک سے باہر آ گئے ہیں اب کوئی فکر نہیں۔ اب گھوڑوں سے اتر کر پیدل چلیں اور اللہ ہمیں کوئی اطمینان بخش جگہ عطا کر دے گا۔

یہ سن کر سب گھوڑوں سے اتر پڑے۔ جب ۲۱ فرسخ راہ طے کر لی تو ان کے پاؤں سے خون جاری ہو گیا۔ کیونکہ ناز کے پالے تھے۔ اس طرح کبھی سفر نہ کیا تھا۔ اتفاقا" ان کو ایک چرواہا نظر آیا۔ چرواہے سے انہوں نے پانی یا دودھ طلب کیا۔ اس نے کہا ہاں میرے پاس سب کچھ ہے مگر پہلے اپنا حال سناؤ کہ کیونکہ تمہارے چہرے سے خوف ٹپک رہا ہے؟

انہوں نے کہا۔ اے شخص ہم ایسے دین میں داخل ہو گئے ہیں جس میں جھوٹ بولنا نہیں ہے۔ اس لئے ہم کو پورا پورا واقعہ بیان کرنا پڑے گا لیکن تمہیں بھی وعدہ کرنا پڑے گا کہ ہمیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔

چرواہے نے کہا کہ بے فکر رہو تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

پہنچے گا۔

تب انہوں نے اپنا پورا واقعہ چرواہے کو سنا دیا۔ قصہ سننے کے بعد چرواہا بھی قدموں میں گر گیا اور وہ بھی اس دین میں شامل ہو گیا اور کہنے لگا کہ کچھ دیر ٹھہر جاؤ کہ میں یہ بھیڑیں مالکوں کے حوالے کر آؤں۔

وہ جا کر واپس آیا اور ان کے ساتھ ہو گیا اور ساتھ اس کا کتا بھی ہو لیا۔

اتنا سننے کے بعد یہودی بولا۔ یا علی کرم اللہ وجہہ اگر آپ کو علم ہے تو بتایئے کہ وہ کتا کس رنگ کا تھا؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میرے رسول محمد ﷺ نے فرمایا کہ وہ کتا سیاہ اور سفید رنگ کا تھا اور اس کتے کا نام قطمیر تھا اور ان لوگوں نے اس کتے کو دیکھا تو کہا یہ کتا تو بھونک کر ہمارا راز فاش کر دے گا۔ اس کو بھگا دینا چاہیے۔ پس انہوں نے کوشش کی کہ وہ کسی طرح بھاگ جائے مگر اس کتے نے کسی طرح اپنے مالک سے جدا ہونا گوارا نہ کیا۔ ان لوگوں نے پتھر اٹھایا کہ اس کو ڈرایا جائے مگر اس نے مالک کے قدموں میں لوٹنا شروع کر دیا اور قدرت الٰہی سے اس کو زبان مل گئی اور گویا ہوا کہ اے لوگو مجھے کیوں اپنے سے دور کرتے ہو جبکہ میں بھی تمہاری طرح اپنے

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

پروردگار کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہوں۔ مجھ کو اپنے ساتھ رہنے دو تاکہ میں دشمنوں سے تمہاری حفاظت کر سکوں۔

یہ سن کر سب کو حیرت ہوئی اور اس کو اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دے دی۔ وہ چرواہا ان سب ساتھیوں کو لے کر ایک پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہاں ایک غار تھا۔

جب یہ لوگ جب اس غار کے دہانے پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ غار کے دہانہ پر ایک بہت بڑا صحن موجود ہے۔ اس میں درخت بھی لگے ہوئے ہیں اور ان درختوں پر تازہ میوہ اور پھل لگے ہوئے ہیں اور قریب ہی ایک ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ بھی بہہ رہا ہے۔ قدرت کے ان عطیات کو دیکھ کر خدا کا شکر بجا لائے اور خوب سیر ہو کر پھل کھائے۔ پانی پیا اور آرام کیا۔ پھر آہستہ آہستہ رات کی تاریکی پھیلنے لگی تو غار میں جا کر پناہ لی اور ان کا کتا غار کے دروازہ پر پہرہ دینے لگا اور غار کا راستہ روک کر بیٹھ گیا۔ جب یہ سب افراد سو گئے تو پروردگار عالم نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ان سب کی روحیں قبض کر لی جائیں۔ چنانچہ ان کی روحیں قبض کر لی گئیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر فرد پر دو دو فرشتوں کو قائم کیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ ان کو دائیں بائیں کروٹیں بدلواتے رہیں اور سورج کو حکم دیا کہ وہ ان کے دائیں بائیں اپنی کرنوں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے نور افشانی کرتا رہے تاکہ ان کے جسم بوسیدہ نہ ہوں۔

اب بادشاہ کا ذکر سنئے۔ جب وہ جشن منا کر واپس لوٹا تو اپنے چھ وزیروں کو نہ پا کر دوسرے افسروں اور اہل دربار سے معلومات کیں۔

کچھ لوگوں نے لاعلمی ظاہر کی مگر دو رومیوں نے بادشاہ کو بتلایا کہ ان چھ وزیروں نے ایک خفیہ مجلس بلائی تھی جس میں غور کرنے کے بعد انہوں نے اپنا ایک نیا خدا بنا لیا ہے اور تیری خدائی سے منکر ہو گئے۔ یہ سن کر بادشاہ غصہ میں پیچ و تاب کھانے لگا اور فورا" اپنے سپہ سالار کو بلایا اور حکم دیا کہ ایک لشکر بہترین قابل رومیوں کا فورا" ان کے پیچھے ان کی تلاش میں بھیجا جائے۔

چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اور فوج کے جوان ان کی تلاش میں روانہ ہو گئے وہ فوجی شہر میں ہر جگہ ان کو تلاش کرتے رہے مگر وہ لوگ نہ ملے۔ ان کو معلوم ہوا کہ وزیر بادشاہ کے خوف سے شہر سے باہر کسی جگہ بھاگ گئے ہیں تو وہ لوگ پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔

بادشاہ چونکہ بہت غصہ میں تھا لہٰذا اس سے صبر نہ ہو سکا۔ وہ بھی کچھ جوان لے کر اپنے فوجیوں سے جا ملا اور تلاش کرتے ہوئے غار کے دہانے تک پہنچ گئے۔ اتفاقا" بادشاہ نے غار کے اندر جھانک

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

کر دیکھا کہ سب کے سب مرے پڑے ہیں پس اس نے اپنے فوجی افسروں کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ یہ لوگ اگر میرے ہاتھ لگ جاتے تو اس سے زیادہ اور کیا سزا دیتا جو انہوں نے خود ہی اپنے لئے تجویز کر لی ہے۔ فوراً اس غار کے دہانے پر ایک دیوار چن دی جائے۔

فوجیوں نے مل کر بہت جلد غار کے دہانے کو چونے کے پتھر وغیرہ سے بند کر دیا اور اپنے فوجیوں سے کہا کہ ان کے خدا سے کہہ دو کہ اگر یہ لوگ سچے ہیں تو ان کو اس غار میں سے زندہ نکال دے اور یہ کہہ کر اپنی فوج لے کر واپس اپنے شہر آ گیا۔

یہ وزیر اور چرواہا وغیرہ اسی حالت میں تین سو سال تک پڑے رہے۔ تین سو سال بعد خداوند کریم نے فرشتہ کو حکم دیا اور ان لوگوں میں دوبارہ روح پھونک دی گئی اور یہ لوگ آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ آج رات کو اتنے بے سدھ ہو کر سوئے کہ اپنے اللہ کی عبادت بھی نہ کر سکے۔ چلو باہر چشمہ پر منہ ہاتھ دھوئیں۔

اٹھ کر دیکھا کہ غار کا دہانہ بالکل کھلا ہوا ہے۔ غار سے باہر نکل کر دیکھا تو وہاں چشمہ نہیں تھا اور درخت بھی سوکھے پڑے تھے۔ وہ لوگ بڑے حیران ہوئے کہ ایک رات میں کیا سے کیا ہو

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

گیا ہے۔ چشمہ ایک رات میں کیسے خشک ہو گیا۔ درخت کہاں چلے گئے؟

بہر حال اس کو پھر دیکھیں گے مگر سب کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ سوچنے لگے کہ پھلدار درخت تو ہیں نہیں کسی کو بھیجنا چاہیے کہ شہر سے جا کر کھانا لے آئے۔ سب نے مل کر مشورہ کیا اور یہ طے پایا کہ تملیخا شہر جائے۔ تملیخا نے چرواہے کے لباس سے اپنا لباس تبدیل کیا کہ پہچانا نہ جاؤں اور کچھ درہم لے کر شہر کو چل دیا اور بہت ہوشیاری سے کہ کہیں بادشاہ یا اس کے آدمی نہ دیکھ لیں' وہ شہر کے دروازے تک پہنچ گیا۔ وہاں کیا دیکھتا ہے کہ شہر کے دروازے پر ایک جھنڈا لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے "لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ۔"

تملیخا بہت دیر تک اس جھنڈے کو غور سے دیکھتا رہا اور متعجب ہوا۔ آخر شہر میں داخل ہوا۔ کوئی شخص شناسا نہ تھا۔ پھر ایک نانبائی کی دکان پر گیا۔ اس سے پوچھا بھائی اس شہر کا کیا نام ہے۔

اس نے کہا۔ افسوس۔

پھر پوچھا۔ بادشاہ کا نام کیا ہے؟

کہا۔ عبدالرحمٰن۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

پھر کہنے لگا کہ بھائی پھر میرا معاملہ بڑا عجیب ہے۔ خیر تم یہ درہم لے لو اور ان کا کھانا دے دو مگر کھانا سور کی چربی کا نہ ہو۔

درہم دیکھ کر نانبائی تعجب میں رہ گیا کہ یہ کون سے ملک اور کون سے بادشاہ کا سکہ ہے۔

یہودی بولا۔ یا علی کرم اللہ وجہ' ذرا یہ تو بتائیں کہ ان سکوں کا کیا وزن تھا؟

آپ نے جواب دیا کہ میرے آقا محمد ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ موجودہ زمانہ کے درہم کا ۳۱۴ واں حصہ تھا۔

پھر آپ نے قصہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ درہم دیکھ کر نانبائی بولا کہ تم کو کہیں سے پوشیدہ خزانہ ملا ہے مجھے بھی حصہ دار بناؤ ورنہ تم کو گرفتار کرا دوں گا۔

تملیخا نے کہا کہ بھائی مجھے کوئی خزانہ نہیں ملا۔ بلکہ تین روز پہلے ہم نے خرمہ فروخت کیے تھے ان سے یہ درہم ملے تھے اب تم سچ پوچھتے ہو تو بات یہ ہے کہ ایرانی بادشاہ سے ڈر کر ہم لوگ بھاگ گئے تھے۔

نانبائی بولا۔ ایک تو خزانہ میں حصہ دار نہیں بناتے پھر مذاق کرتے ہو۔ ایرانی بادشاہ ۳۰۰ سال پہلے حکومت کرتا تھا اب کہاں؟

یہ کہہ کر نانبائی نے ان کو پکڑ لیا دوسرے افراد بھی اکٹھے ہو

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

گئے اور تملیخا کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے اور بادشاہ کو تمام قصہ خزانہ کا بتایا۔ بادشاہ نے کہا۔ اے جوان مرد بے فکر ہو جا۔ اصل بات سے آگاہ کر۔ ہم خزانہ سے خمس کے سوا کچھ نہ لیں گے۔

تملیخا نے اپنا اصل قصہ بادشاہ کو سنایا۔ اس سے پوچھا کہ یہاں تمہارا کوئی واقف بھی ہے؟

تملیخا نے ہزاروں آدمیوں کے نام لئے مگر وہ سب مر چکے تھے۔ پھر بادشاہ نے کہا کہ تمہارا مکان کہاں ہے؟

کہا۔ اسی شہر میں۔

بادشاہ نے اپنا ایک آدمی ساتھ بھیج دیا کہ جا کر مکان معلوم کرے۔ تب تملیخا بادشاہ کے آدمی ساتھ لے کر اپنے مکان پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک عالیشان مکان ہے۔ مالک مکان کو اندر سے بلایا اور کہا کہ یہ شخص اس مکان کو اپنا مکان بتاتا ہے۔ مالک مکان غصہ میں بھر گیا پھر اس کا نام دریافت کیا۔ جب اس نے کہا کہ میرا نام تملیخا ہے تو اس مالک مکان نے کہا۔ دوبارہ کہہ۔

اس نے دوبارہ یہی کہا۔ یہ سن کر وہ شخص تملیخا کے قدموں پر گر گیا اور پاؤں کو بوسہ دینے لگا کہ یہ تو میرے جد امجد ہیں۔ خداوند کریم کی قسم ہم کو ہمارے نبی حضرت عیسیٰؑ نے بتایا کہ یہ چھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

وزیر ہیں جو تین سو سال تک سوتے رہیں گے پھر زندہ ہوں گے۔

یہ خبر جب بادشاہ کو پہنچی تو وہ گھوڑے پر سوار ہو خود تملیخا کے پاس آیا۔ گھوڑے سے اتر کر تملیخا کو اپنے کاندھوں پر اٹھا لیا۔ اس تعظیم و تکریم کو دیکھ کر اور لوگوں نے بھی تملیخا کے دست و پا کو بوسے دینے شروع کر دیئے۔

بادشاہ نے باقی ساتھیوں کے بابت پوچھا تو کہا کہ وہ سب غار میں کھانے کا انتظار کر رہے ہیں۔ لہٰذا بادشاہ اور دوسرے افراد ان کو لینے غار تک گئے۔ تملیخا نے کہا کہ آپ لوگ دور ٹھہر جائیں مبادا اتنا مجمع دیکھ کر وہ لوگ ڈر جائیں۔ میں اکیلا جا کر ان کو تمام ماجرا سناتا ہوں۔ پس وہ اکیلا ہی غار میں گیا۔ تملیخا کو دیکھ کر سب خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ ڈر رہے تھے کہ کہیں تم کو گرفتار نہ کر لیا گیا ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ تم بچ گئے۔

تملیخا نے کہا کہ اب یہ قصہ چھوڑ دو اور دوسری بات سنو۔ بتاؤ کہ تم لوگ کتنی دیر سوتے رہے؟

سب نے جواب دیا کہ ایک رات سوتے رہے یا شاید اس سے کچھ کم یا زیادہ۔

تملیخا نے کہا نہیں۔ بلکہ ہم سب لوگ تین سو سال سوتے رہے۔ بادشاہ واصل جہنم ہو چکا ہے۔ اب جو بادشاہ ہے وہ اللہ پر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایمان رکھتا ہے اور اس کی تمام رعایا بھی ایک خدا پر ایمان رکھتی ہے اور بادشاہ اور تمام رعایا غار کے باہر جمع ہیں انہوں نے میری بہت عزت کی ہے۔ اب وہ لوگ تم سب کی زیارت کے شوق میں باہر انتظار کر رہے ہیں۔

تملیخا کے ساتھیوں نے کہا کہ اے تملیخا اب کیوں ہمیں تمام اہل شہر کے سامنے تماشہ بنا کر پیش کرتے ہو؟

تملیخا نے پوچھا۔ تب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

ساتھیوں نے جواب دیا۔ ہم سب دعا مانگتے ہیں تم بھی اس دعا میں شامل ہو جاؤ۔

آخر سب رضامند ہو گئے اور یہ دعا اپنے رب کے حضور مانگنے لگے۔

"اے کل جہان کے پالنے والے۔ تجھ کو واسطہ ہے ان عجائبات کا جو تو نے ہم میں ظاہر کئے ہیں۔ ہماری روحیں دوبارہ قبض کر لے تاکہ اس دنیا کے شر سے ہم محفوظ رہیں۔"

چنانچہ بارگاہ ایزدی میں ان کی یہ دعا قبول ہو گئی اور پروردگار عالم نے فرشتہ کو ان کی روح قبض کرنے کا حکم دیا اور ان کی روحیں قبض کر لی گئیں اور قدرت خداوندی سے غار کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

جب کافی دیر تک یہ لوگ باہر نہ نکلے تو اہل شہر جو باہر انتظار میں کھڑے تھے غار تک پہنچ گئے مگر غار کے اندر جانے کا راستہ نہ ملا اور وہ لوگ اس نتیجے پر پہنچے کہ وہ نیک روحیں دوبارہ اپنے اللہ کے پاس جا چکی ہیں اور اللہ کی قدرت سے غار کا دروازہ بند ہو گیا ہے اور کوئی راہ ان کے تک جانے کی نہیں ہے۔ ہمارے رب نے ان کو محفوظ کر لیا ہے۔

ان لوگوں میں کچھ مسلمان بھی تھے اور کچھ عیسائی تھے۔ مسلمانوں نے کہا کہ یہ لوگ مسلمان تھے اور غار کے دروازہ پر ان کی یاد میں ایک مسجد بنائی جائے۔ عیسائیوں نے کہا۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ لوگ ہم میں سے تھے اور عیسائی تھے لہذا اب یہاں گرجا بنایا جائے۔

اس جھگڑے نے طول کھینچا اور دونوں فرقوں میں لڑائی ہونے لگی۔ مگر قدرت کاملہ سے مسلمان سردار غالب آیا اور اس نے کہف کے دروازہ پر مسجد بنوا دی تاکہ آئندہ ہر ایک کے لئے قابل زیارت ہو۔

اتنا کہہ چکنے کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ اے یہودی جو کچھ میں نے بیان کیا ہے کیا تمہاری تورات میں بھی اسی طرح مرقوم ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

یہودی کہنے لگا۔ اے علی کرم اللہ وجہٗ آپ اب بھی مجھے یہودی کے نام سے پکارتے ہیں حالانکہ میں کب کا ایمان لا چکا ہوں۔ اب صدق دل سے کلمہ پڑھتا ہوں۔

اس نے بھی کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔



www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

سوانح مبارک خلیفہ چہارم' حیدر کرار' باب علم

حضرت علی کرم اللہ وجہ '

حضرت علی کرم اللہ وجہ ' ہجرت سے اکیس سال پہلے خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام علی رضی اللہ عنہ اور کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی۔ والدہ ماجدہ نے آپ کا نام حیدر رکھا جس کے معنی پھاڑنے والا شیر ہے۔ امین' شریف' مرتضیٰ' اسد اللہ اور امیرالمومنین ان کے القاب ہیں۔

خاندانی اعتبار سے آپ نجیب الطرفین ہاشمی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد بھی تھے۔ آپ کے والد کا نام جناب ابوطالب بن عبدالمطلب ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک آٹھ سال کی تھی کہ آپ کے دادا جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

علی کرم اللہ وجہ' کے والد اور اپنے چچا جناب ابوطالب کے پاس رہنے لگے اور ان کی وفات تک ان کے ساتھ ہی رہے۔ جناب ابوطالب حضور ﷺ کے لیے باپ کے برابر تھے۔ باوجودیکہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا' تاہم ان کو یہ ہرگز گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے بھتیجے کو تکلیف دے۔ یہی وجہ تھی کہ جب تک جناب ابوطالب زندہ رہے حضور ﷺ مصائب سے محفوظ رہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔ ان کا شجرہ نسب بھی دوسری پشت میں رسول کریم ﷺ سے جا ملتا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی والدہ سے اس قدر محبت تھی کہ حضور نبی کریم ﷺ انہیں ماں کہہ کر بلایا کرتے تھے۔

عرب کے رواج کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہ' قبیلہ بنی ہلال کی ایک دایہ کے سپرد تھے جس نے دو سال تک ان کی پرورش کی اور دودھ پلایا۔ اس کے بعد اپنی والدہ کے پاس چلے آئے۔ بچپن میں ہی حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے خاص محبت تھی جو آخر وقت تک قائم رہی' یہاں تک کہ پھر یہ نبی آخرالزماں ﷺ کے داماد بنے۔

جس وقت رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا اس وقت

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ان کی عمر نو' دس سال کے قریب تھی۔ بچوں میں سب سے پہلے آپ ہی مشرف باسلام ہوئے۔ نبی کریم ﷺ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ رسالت پناہ ﷺ کی زبان مبارک سے جو بات نکلتی تھی حضرت علی کرم اللہ وجہ' اس کو پورا کرنے کے لیے تیار ہو جاتے تھے۔

دوسرے صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو بھی کفار مکہ کے ہاتھوں بہت سی تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ جب آپ کے والد جناب ابوطالب نے انتقال کیا تو اس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔ جناب ابوطالب کی وفات کے بعد کفار نے رسول خدا ﷺ کو پہلے سے زیادہ تنگ کرنا شروع کر دیا۔ اس وقت تک جس قدر لوگ اسلام قبول کر چکے تھے' نبی کریم ﷺ نے انہیں ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ مکہ میں رہ گئے۔ جس رات آنحضرت ﷺ نے مکہ سے روانگی کا ارادہ فرمایا اور کفار کو آپ' کے ارادے کا علم ہو گیا تو وہ حضور نبی کریم ﷺ کے قتل کرنے کے درپے ہو گئے۔ سرور کائنات ﷺ خود تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور اپنے مکان میں حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو سلا دیا اور حکم دیا کہ لوگوں کی امانتیں میرے پاس رکھی ہوئی ہیں' ان کو ادا کر کے مدینہ چلے آنا۔ کفار ننگی تلواریں لیے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

چاروں طرف سے مکان کو گھیرے ہوئے تھے لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہ' بے خوف بسرور کائنات ﷺ کی چادر مبارک اوڑھ کر سو رہے۔ صبح جب کفار نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ تو تشریف لے جا چکے ہیں تو سخت پریشان ہوئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے لوگوں کی امانتیں واپس کیں اور مدینہ کو ہجرت کر گئے۔ مدینہ سے دو تین میل ادھر ادھر ہی قبا میں جہاں حضور ﷺ نے چند روز قیام فرمایا تھا' یہ حضور ﷺ سے جا ملے اور مسجد قبا کی تعمیر میں حصہ لیا۔

غزوہ بدر میں جب کفار نے للکارا کہ ہم اپنے جیسوں کو میدان جنگ میں بلاتے ہیں اور انصار سے نہیں لڑیں گے تو فوراً" حضرت علی کرم اللہ وجہ' میدان میں آ گئے۔ شدید لڑائی ہوئی اور آپ کی تلوار نے بہت سے کفار کو موت کے گھاٹ اتارا۔ جنگ احد میں حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کفار کے گیارہ علمبردار ہلاک کیے۔ جب مسلمانوں میں افراتفری مچی تو سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہ' ہی رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور کفار کے حملوں کو روکتے رہے۔ اسی موقع پر سرور دو جہاں ﷺ نے آپ کو ذوالفقار نامی اپنی تلوار مرحمت فرمائی جس سے آپ نے بے شمار کافروں کو تہ تیغ کیا۔ اسی جرات کو دیکھ کر حضور نبی کریم ﷺ نے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

فرمایا۔

"علیؓ! آسمان کے فرشتے بھی تمہاری بہادری کی تعریف کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ دنیا میں علی سا جوانمرد اور ذوالفقار ایسی تلوار نہیں۔"

غزوہ خندق میں کافروں کے ایک مشہور و معروف پہلوان عمرو بن عدو تھا جو ایک ہزار جنگجو بہادروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اس نے میدان میں آ کر للکارا۔

"جس کو موت سے محبت ہے وہ میرے سامنے آئے۔"

یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' آنحضرت ﷺ کی اجازت سے مقابلے کو نکلے۔ عمرو نے وار کیا جسے آپ نے خالی جانے دیا اور پھر خود ایک ایسا وار کیا کہ عمرو کے بدن کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

غزوہ خیبر کا واقعہ بہت مشہور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وادی خیبر میں یہودیوں نے کئی قلعے بنا رکھے تھے۔ ان کی تسخیر کے لیے الگ الگ صحابہ کرامؓ مقرر تھے۔ ان میں ایک قلعہ کسی سے فتح نہ ہو سکا۔ آخر ایک رات نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"صبح اس بہادر کو علم عطا کیا جائے گا جس نے کسی لڑائی سے منہ نہ پھیرا ہو اور جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے یہ فتح لکھ دی

ہے۔"

بڑے بڑے صحابہ کرامؓ میں سے ہر ایک کو یہی امید تھی کہ علم اسے ہی ملے گا۔ چونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی آنکھیں دکھتی تھیں' اس لیے ان کی طرف کسی کا دھیان ہی نہ گیا۔

اگلے دن جب سب صحابہؓ جمع ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"علیؓ کہاں ہیں؟"

لوگوں نے عرض کیا کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں' اس لیے وہ حاضر نہیں ہو سکے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"ان کو بلایا جائے۔"

جب وہ حاضر ہوئے تو رحمت اللعالمین ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں پر لگایا جس سے آنکھیں فوراً" اچھی ہو گئیں۔ اس کے بعد اسلامی پرچم ان کے ہاتھ میں دے کر فرمایا۔

"انشاءاللہ فتح تمہارے ہاتھ ہو گی۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے جاتے ہی قلعے کے نیچے جھنڈا گاڑ دیا۔ اوپر سے ایک یہودی نے پوچھا۔

"کون ہے جو اس طرح بے خوف ہو کر ہماری سرحد میں آ گیا ہے؟"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

آپ نے جواب دیا۔ "میں علیؓ ابن ابی طالب ہوں۔"
اس پر یہودی نے چیخ کر کہا۔ "توریت کی قسم' اب ہماری خیر نہیں۔"

چنانچہ گھمسان کا رن پڑا اور یہودیوں کا سپہ سالار مرحب حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے ہاتھوں قتل ہوا۔ مرحب کے قتل ہوتے ہی مخالفین کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ قلعہ بند ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر قلعے کا وزنی دروازہ ہاتھ سے اکھاڑ کر خندق کی چوڑائی پر رکھ دیا جس سے ایک پل بن گیا۔ اسے عبور کر کے لشکر اسلام فتح کے نعرے لگاتا ہوا قلعے میں داخل ہو گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ' عدالت کے کام پر متعین تھے۔ آپ کے فیصلوں کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں علاوہ عدالت کے مشیر اول کے خلیفہ کے نائب بھی مقرر ہوئے۔ چنانچہ جب دو دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیاسی کام سے مدینہ سے باہر تشریف لے گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہ' ہی نائب کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چند صحابہؓ کو فتویٰ دینے کی اجازت دے رکھی تھی جن میں حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو اولیت کا فخر حاصل تھا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں آپ مشیر اور قاضی تو رہے مگر سلطنت کے معاملات میں بہت کم دخل دیتے تھے۔ بلکہ ایک حد تک گوشہ نشین ہو چکے تھے۔ تاہم آپ سے مشورہ ضرور لیا جاتا تھا۔

جب عبداللہ بن سبا یہودی نے آپ کے نام کی آڑ لے کر ملک میں فتنہ و فساد برپا کیا تو آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ اس بغاوت کو سختی سے کچل دینا چاہیے۔ اگر بے جا نرمی سے کام لیا گیا تو یہ فتنہ بہت بڑھ جائے گا۔ جب باغیوں نے اعلانیہ یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی ایما پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں تو آپ نے اس سے قطعی انکار فرمایا اور مدینہ منورہ سے باہر چلے گئے۔

جب باغیوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر ان مظالم کا اظہار کریں تو آپ نے انکار کر دیا اور اس کے برعکس اپنے صاحبزادوں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لیے متعین فرمایا لیکن باغیوں نے کسی کی نہ سنی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بے رحمی سے شہید کر دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ایک ہفتہ بعد حضرت علی کرم

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

اللہ وجہٗ کی بیعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں فتنہ و فساد سے پرہیز اور تقویٰ کی طرف توجہ دلائی۔

خطبہ کے بعد صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ خلیفہ کا پہلا فرض یہ ہے کہ شرعی حدود کو قائم رکھے۔ اس لیے جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک تھے' ان سے قصاص لیا جائے۔ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا۔

"یہ درست ہے لیکن کچھ امن و امان ہو لینے دو۔"

یہ جواب سن کر لوگ واپس چلے آئے لیکن اس سے دو متضاد خیال لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئے۔ بعض نے تو اس جواب کو معقول سمجھ کر خاموشی اختیار کر لی مگر بعض کا خیال یہ تھا کہ اگر باغیوں کی یہی حالت رہی تو ہم قصاص نہ لے سکیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی امیہ اور بعض دوسرے صحابہؓ مدینہ منورہ سے نکل گئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد کے تمام گورنروں کو معزول کر کے ان کی جگہ اپنے معتمد آدمی مقرر کر دیے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے جو عقل مندی میں سارے عرب میں مشہور تھے' انہیں اس کا انجام سمجھا کر اس سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہ' نہ مانے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض گورنروں نے نہ صرف بیعت کرنے سے انکار کر دیا بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے والیوں کو چارج بھی نہ دیا۔

امیر معاویہ ؓ گورنروں میں سب سے زیادہ بااثر تھے۔ وہ خاندان بنو امیہ سے تھے۔ اس لیے حضرت عثمان ؓ کے طرف دار شام میں آ کر جمع ہونے لگے۔ اس کے علاوہ امیر معاویہ ؓ کے پاس ایک قابل اعتبار فوج بھی تھی جو امیر معاویہ ؓ کو خلافت کا حق دار سمجھتی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی طرف سے جب انہیں معزولی کا حکم ملا تو انہوں نے بھی حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی بیعت سے انکار کر دیا اور ایک خالی کاغذ پر اپنی مہر لگا کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے پاس بھیج دیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے جب قاصد سے اس کا مقصد دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ حضرت عثمان ؓ کا خون آلود پیراہن اور آپ کی زوجہ محترمہ کی کٹی ہوئی ہتھیلی دمشق کی جامع مسجد کے منبر پر پڑی ہوئی ہے' جن پر ساٹھ ہزار لوگ ماتم کر رہے ہیں اور وہاں کے لوگ خلیفہ سے شہید

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے قصاص کا مطالبہ کرتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا۔

"اے خدا۔ تو گواہ ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے خون سے بری ہوں۔"

اسی دوران میں اطلاع ملی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بصرہ پہنچ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

جن دنوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے محصور کر رکھا تھا، حضرت عائشہ صدیقہؓ حج کے لیے تشریف لے گئی تھیں، وہیں انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی جس کا انہیں سخت صدمہ ہوا۔ انہوں نے حرم میں مسلمانوں کے سامنے ایک زبردست تقریر بھی فرمائی۔

مکہ کے حاکم اس وقت عبداللہ بن حضرمی تھے۔ بصرہ سے ابن امیہ بھی آ گئے۔ مدینہ منورہ سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی پہنچ گئے۔ ان سب نے فیصلہ کیا کہ بصرہ چل کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کیا جائے۔ مروان اور بنی امیہ کے اکثر لوگ اس قافلے میں شریک ہو گئے۔

جب یہ بصرہ کے قریب پہنچے تو عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف جو حضرت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

علی کرم اللہ وجہ' کی طرف سے بصرہ کے گورنر مقرر کیے گئے تھے' انہوں نے ان سے بصرہ کی طرف آنے کی وجہ دریافت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے جواب میں فرمایا۔

"ہم خلیفہ مقتول کا قصاص مانگتے ہیں۔"

اس پر عثمان ؓ نے پوچھا۔ "کیا حضرت علی ؓ اور حضرت زبیر ؓ نے حضرت علی ؓ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔"

انہوں نے جواب دیا۔ "ہم سے جبراً" بیعت لی گئی ہے۔"

عثمان بن حنیف نے اس قافلے کو بصرہ میں آنے سے روکنا چاہا مگر سب لوگ ہم خیال نہ تھے چنانچہ یہ اپنی جماعت لے کر قافلے کے بائیں پہلو پر مقام مرید میں ٹھہرے۔ بصرہ کے اکثر لوگ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ مل گئے۔ حضرت زبیر ؓ حضرت طلحہ ؓ نے عوام کو حضرت عثمان ؓ کے قصاص کا مطالبہ کر کے ابھارا' جس سے وہ عثمان بن حنیف کے ساتھ لڑائی پر آمادہ ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنی بلند اور پر رعب آواز میں ایک زبردست تقریر ارشاد فرمائی۔ ان کی تقریر سے نہ صرف فریقین میں لڑائی رک گئی بلکہ بہت سے مخالف لوگ آ کر ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ فیصلہ یہ ہوا کہ قاصد بھیج کر مدینہ منورہ سے معلوم کیا جائے کہ ان ہر دو حضرات کی بیعت کس طرح عمل

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں آئی۔

چنانچہ بصرہ کے قاضی کو اس غرض کے لیے مدینہ منورہ روانہ کیا گیا۔ انہوں نے مسجد نبویؐ میں پکار کر کہا۔

"حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے رضامندی سے بیعت کی ہے یا جبر سے؟"

اس پر عام لوگ چپ ہو گئے لیکن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے صاف صاف کہہ دیا کہ جبرا" بیعت لی گئی ہے۔ یہ سننا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے چند حامی اس قدر برافروختہ ہو گئے کہ اگر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ' ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ بیچ بچاؤ نہ کراتے تو لوگ یقیناً" حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو مار ڈالتے۔

جب حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب یہ لوگ بیعت کر کے منحرف ہو گئے ہیں تو ان سے مقابلہ کرنا چاہیے۔

بصرہ کا قاضی اور حضرت علی کرم اللہ وجہ' کا یہ خط ایک ساتھ بصرہ پہنچے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ چونکہ ہماری بات کی تصدیق ہو گئی ہے اس لیے تمہیں ہمارا ساتھ دینا چاہیے۔ انہوں نے جواب دیا۔

"میں خلیفہ کا حکم مانوں گا۔"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس پر فریقین میں لڑائی چھڑ گئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گرفتار کر لیے گئے لیکن بعد میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حکم پر چھوڑ دیے گئے اور انہیں اجازت دی گئی کہ جہاں ان کا جی چاہے وہ چلے جائیں۔ یہ مدینہ منورہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے پاس چلے گئے۔ حکیم بن جبلہ اور اس کے بہت سے ساتھی جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قتل میں شریک تھے' اس جنگ میں مارے گئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' شام پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھے مگر بصرہ کے حالات دیکھ کر اس طرف کا رخ کیا۔ باوجود حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے منع کرنے کے کوفہ کے ہزاروں لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے ساتھ شامل ہو گئے

بصرہ کے قریب پہنچ کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے ایک قاصد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں بھیجا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟

ام المومنینؓ نے فرمایا۔ "خلیفہ مقتول کا قصاص۔ قصاص نہ لینا قرآن شریف کے حکم کو پس پشت ڈالنا ہے۔"

قاصد نے سارا ماجرا حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی خدمت میں آ کر پیش کر دیا۔ اگلے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کی طرف چلے اور حکم دیا کہ ہمارے لشکر کے وہ لوگ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں شریک تھے' وہ ہم سے الگ ہو جائیں اور ہمارے ساتھ شہر میں داخل نہ ہوں۔

عبداللہ بن سبا کو مسلمانوں میں صلح کا ہو جانا سخت ناگوار گزر رہا تھا۔ اس نے اپنی جماعت کے لوگوں سے کہا۔

"اگر ان میں صلح ہو گئی تو ہماری خیر نہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ساتھ ساتھ لگے رہو اور جب دونوں فریق آپس میں ملیں تو لڑائی شروع کر دو تاکہ ان میں مصالحت کی کوئی صورت ہی پیدا نہ ہو سکے۔"

فریقین میں صلح کی گفت و شنید شروع ہو گئی۔ شام تک شرائط صلح طے ہو گئیں اور دونوں فریق اطمینان سے سو رہے۔ لیکن سبائیوں کو رات بھر نیند نہ آئی۔ صبح ہوتے ہی سبائی جماعت نے ایک طرف سے مخالفین پر حملہ کر دیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس شورش کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ کوفیوں نے حملہ کر دیا ہے۔ دوسری طرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ' سے کہا گیا کہ اہل بصرہ نے رات ہم پر حملہ کر دیا تھا جس پر ہم لڑنے پر مجبور ہو گئے۔ اس شرارت کا نتیجہ یہ ہوا کہ فریقین میں جنگ شروع ہو گئی۔

ایک طرف سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ' سوار ہو کر نکلے تو

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

دوسری طرف سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اونٹ پر ہودج میں بیٹھ کر میدان جنگ میں آ گئیں۔ شدید جنگ ہوئی۔ لوگ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اونٹ کے گرد جمع ہو گئے۔ ہودج میں اس قدر تیر لگے کہ وہ تیروں سے چھدا ہوا تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے جب دیکھا کہ لڑائی کسی صورت بھی ختم ہوتی نظر نہیں آتی تو آپ نے حکم دیا کہ حضرت عائشہ ؓ کے اونٹ کے پاؤں کاٹ دیے جائیں۔ ہودج کا گرنا تھا کہ اہل بصرہ کے حوصلے ٹوٹ گئے اور وہ شکست کھا کر بھاگے۔ محمد بن ابی بکر اور عمار بن یاسر نے ہودج کی رسیاں کاٹ دیں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بصرہ میں لے جایا گیا۔ اس جنگ میں دونوں طرف کے تقریباً" دس ہزار آدمی مارے گئے جن میں حضرت طلحہ ؓ اور ان کے بیٹے محمد اور کئی نامور قریش شامل تھے۔ حضرت زبیر ؓ مدینہ کو چل دیے مگر راہ میں شہید کر دیے گئے۔

قیام امن کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہ' ام المومنینؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ گفتگو کے بعد آپ کو مدینہ منورہ بھیجنے کا انتظام کر دیا گیا۔ جب حضرت ام المومنینؓ کی روانگی بصرہ سے عمل میں آئی تو حضرت علی کرم اللہ وجہ' اور حضرت حسنینؓ کئی منزل تک پاپیادہ آپ کے ہمراہ گئے۔ اس طرح فریقین میں جو

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

غلط فہمی پیدا ہو چکی تھی وہ دور ہو گئی۔ حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ انہیں مدینہ منورہ تک چھوڑنے آئے۔ چونکہ اس جنگ میں ام المومنین اونٹ پر سوار تھیں' اس لیے اس جنگ کو جنگ جمل یعنی "اونٹ کی جنگ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ میں حالات بہت خراب ہو رہے تھے اس لیے حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے یہی مناسب سمجھا کہ مدینہ کی بجائے کوفہ کو دارالحکومت بنایا جائے۔ یہاں ان کے حامی بھی بہت تعداد میں تھے۔ چنانچہ ۱۲ رجب ۳۶ ہجری بروز دو شنبہ کو آپ کوفہ میں داخل ہوئے۔ میدان میں ٹھہرے اور جمعہ کے روز نہایت ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔

کوفہ میں مستقل سکونت اختیار کر لینے حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے ملکی انتظام کو بہتر بنانے کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائی۔۔ شام میں اس وقت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ گورنر تھے' ان کے سرداروں نے اور سپاہیوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک خلیفہ مقتول کا قصاص نہ لے لیں گے' اس وقت تک کسی دنیاوی خوشی میں حصہ نہ لیں گے اور فرش پر سویا کریں گے

کوفہ میں قیام کے فوراً" بعد حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے ایک نمائندہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

بیعت لینے کے لیے بھیجا لیکن امیر معاویہ ؓ نے بیعت سے انکار کر دیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہ پر یہ الزام لگایا کہ اگرچہ یہ خلیفہ مظلوم کے قاتلوں میں نہیں تاہم ان کے حامی ضرور ہیں۔

نمائندہ نے واپس آ کر جب حضرت علی کرم اللہ وجہ کو تمام حالات سے باخبر کیا تو انہوں نے شام پر لشکر کشی کا فیصلہ کر دیا۔ امیر معاویہ ؓ کو جب حضرت علی کرم اللہ وجہ کی آمد کا حال معلوم ہوا تو وہ بھی اپنی فوج کو لے کر مقابلے کے لیے نکلے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے لشکر نے دریائے فرات کو عبور کیا تھا کہ شامی فوج سامنے آ گئی۔ دونوں فوجوں کے نگران دستوں میں معمولی جھڑپیں ہوئیں لیکن بعد میں دونوں نے ایک دوسرے کے سامنے خیمے ڈال دیے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے چند لوگوں کو امیر معاویہ ؓ کے پاس بھیجا جنہوں نے امیر معاویہ ؓ پر حضرت علی کرم اللہ وجہ کی بیعت کر لینے پر زور دیا تاکہ امت میں فتنہ و فساد پیدا نہ ہو۔ اس کے جواب میں امیر معاویہ ؓ نے کہا کہ یہی وعظ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے کہا ہوتا۔ اس پر وفد نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ امامت کے زیادہ مستحق ہیں۔ اس پر دونوں میں سخت کلامی ہوئی اور اس سفارت کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس ناکامی کے باوجود ابھی لڑائی شروع نہ ہوئی تھی کیونکہ فریقین میں ابھی ایسے لوگ موجود تھے جو جنگ کو دل سے ناپسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی محافظ دستوں میں جھڑپیں ہو جاتی تھیں۔ محرم کے مہینے کے احترام میں یہ معمولی لڑائیاں بھی بند ہو گئیں۔ اس دوران میں صلح کی گفتگو جاری رہی۔

محرم ۳۷ ہجری کے گزرتے ہی لڑائی شروع ہو گئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی فوج نے اس شدت کے ساتھ حملہ کیا کہ شامیوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ کئی روز تک لڑائی کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر ۸ صفر کو جنگ کا یہ عالم تھا کہ رات کو بھی فوجیں آپس میں لڑتی رہیں۔ اگلی صبح کو جب حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی فوج شامیوں کو دباتی چلی جا رہی تھی یکایک نیزوں پر قرآن اٹھا کر اہل شام پکارنے لگے۔

"اگر اہل عراق مارے گئے تو فارس کی سرحدوں کی حفاظت کون کرے گا اور اگر اہل شام فنا ہوئے تو روم کی حدود کی حفاظت کون کرے گا؟ آؤ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر لیں۔"

عراقیوں نے قرآن دیکھ کر لڑائی سے ہاتھ روک لیا اور کہا۔" کتاب اللہ کا فیصلہ منظور ہے۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے بہتیرا کہا کہ تم حق پر ہو اپنا ہاتھ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہ روکو۔ فتح اب قریب ہی ہے۔ یہ لوگ تم کو فریب دے رہے ہیں تاکہ تم لڑائی سے باز رہو لیکن عراقیوں پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا بلکہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے کہا۔

"آپ کتاب اللہ کے فیصلے کو منظور کر لیں ورنہ ہم آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔"

اس طرح لڑائی ختم ہو گئی اور فریقین میں پھر صلح سمجھوتے کی کوشش ہونے لگی۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے تجویز کیا کہ فریقین میں سے ایک ایک آدمی لیا جائے جو کتاب اللہ کی رو سے اس قضیے کا فیصلہ کر دیں۔ عراقیوں نے اس تجویز کو بہت پسند کیا۔ شامیوں نے متفقہ طور پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ منتخب کر لیا لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی فوج میں اس مسئلہ پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ عراقیوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام پیش کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ" حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو مقرر کرنا چاہتے تھے لیکن عراقیوں نے مخالفت کی اور کہا کہ ثالث غیرجانبدار ہونا چاہئے۔ چنانچہ مجبوراً" حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے انتخاب پر راضی ہونا پڑا۔

دونوں پنچوں نے فریقین سے ایک عہد نامہ لکھوایا کہ جو فیصلہ کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے گا۔ اسے مانیں گے اور جو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہ مانے گا' اس کے مقابلے میں ہم دوسرے فریق کی مدد کریں گے۔ تا فیصلہ جنگ بند رہے گی۔ فریقین کو آنے جانے کی کامل آزادی ہوگی۔ پنچوں سے یہ عہد لیا گیا کہ وہ نیک نیتی سے امت کی بہتری کا خیال رکھتے ہوئے اس معاملہ کو طے کریں گے اور امت میں باہمی جنگ اور تفریق پیدا نہ ہونے دیں گے۔ فیصلہ کی میعاد رمضان کے مہینے میں رکھی گئی اور پنچوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ اگر ضرورت سمجھیں تو اس میعاد کو بڑھا سکتے ہیں۔ اگر کسی آدمی کی شہادت کی ضرورت ہو تو اس کی شہادت دلوائی جائے گی۔ شام اور عراق کے درمیان فیصلہ کا مقام رکھا جائے۔ پنچ اگر مجمع عام میں فیصلہ کا اعلان مناسب خیال نہ کریں تو خاص خاص اشخاص کو موقع پر طلب کر کے فیصلہ سنا دیں گے۔ اس طرح یہ تباہ کن جنگ ختم ہو گئی جس میں نوے ہزار مسلمان قتل ہوئے۔

اس ثالث نامہ کے لکھے جانے کے بعد خارجیوں کی ایک جماعت پیدا ہو گئی جس نے اس بنا پر حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے علیحدگی اختیار کی کہ انہوں نے قرآن کے معاملے میں دو آدمیوں کو کیوں حکم مقرر کیا ہے۔ انہوں نے شیث بن ربعی کو اپنا امیر بنا لیا۔ یہ شخص اس وفد میں شامل تھا جو حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی طرف سے امیر معاویہ کے پاس بھیجا گیا تھا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ان لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لیے حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے عبداللہ بن عباس ؓ کو بھیجا مگر جب کوئی کامیابی نہ ہوئی تو حضرت علی کرم اللہ وجہ' خود تشریف لے گئے اور بڑی مشکل سے انہیں منا کر شہر کوفہ میں لائے۔

چھ ماہ گزر جانے کے بعد جب رمضان کا مہینہ قریب آیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کو چار سو آدمیوں کے ہمراہ مقام فیصلہ کی طرف روانہ کیا۔ دوسری طرف سے امیر معاویہ ؓ نے بھی اسی قدر اشخاص کے ساتھ عمرو بن عاص ؓ کو روانہ کیا۔ دونوں فریق اذواح کے مقام پر جمع ہوئے۔ اگرچہ عبداللہ بن عمر ؓ' سعد بن وقاص ؓ اور مغیرہ بن شعبہ ؓ نے اس خانہ جنگی میں کوئی حصہ نہ لیا' تاہم پنچوں کا فیصلہ سننے کے لیے یہ حضرات بھی وہاں پہنچ گئے۔

فریقین میں ایک بہت بڑا فرق یہ بھی تھا کہ امیر معاویہ ؓ کی طرف سے عمرو بن عاص ؓ کو جس قدر خطوط آتے تھے ان سے کوئی دوسرا شخص واقف نہ ہوتا تھا لیکن حضرت علی نص کے جب خطوط آتے تو عراقیوں کا اصرار ہوتا تھا کہ وہ خطوط سب کے سامنے سنائے جائیں۔

بات چیت کے بعد دونوں پنچ اس نتیجے پر پہنچ گئے تھے کہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت علی کرم اللہ وجہ' اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں سے کسی کو خلافت نہ دی جائے اور یہ معاملہ امت پر چھوڑ دیا جائے کہ کثرت رائے سے جسے منتخب کرلیں' وہی خلیفہ ہو۔

چنانچہ جب سب لوگ جمع ہو گئے اور یہ تحریری فیصلہ سنا دیا گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اس بنا پر اس فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا کہ یہ قرآن کے خلاف ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس فیصلے پر اس لیے راضی ہو گئے کہ اس فیصلے کی رو سے کم از کم حضرت علی کرم اللہ وجہ' تو خلافت سے محروم ہو جائیں گے۔ انھیں یقین تھا کہ امت کا ایک بہت بڑا حصہ ان کے زیر اثر ہے اور وہ ان کو ہی منتخب کرے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اہل کوفہ کو حکم دیا کہ چونکہ پنچوں نے قرآن کے خلاف فیصلہ دیا ہے اس لیے شام پر حملے کے لیے تیار ہو جاؤ' اور خوارج کو بھی شرکت کی دعوت دی۔

خوارج نے نہ صرف شرکت سے انکار کر دیا بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی فوج میں شامل ہونے والے لوگوں کو بھی روکتے رہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے خارجیوں کی بڑھتی ہوئی شورش کو دیکھ کر فیصلہ کیا کہ شام پر حملے کا ارادہ ملتوی کر کے پہلے ان ہی کا سدباب کیا جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لیے آپ نہروان

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

کی طرف بڑھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے خوارج کو سمجھانے کے لیے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ جب اس گفتگو کا کوئی نتیجہ نہ نکلا تو آپ نے فوج کو تیاری کا حکم دیا۔ کچھ خارجی حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے جنگ کرنے میں پس و پیش کر رہے تھے۔ وہ الگ ہو کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے ساتھ آ ملے۔ اس کے بعد فریقین میں خونریز لڑائی ہوئی۔ خارجی انتہائی جوش و خروش سے لڑے' یہاں تک کہ اکثر فنا کے گھاٹ اتر گئے۔

اس فتح کے بعد جب حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے شام پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے عرض کی کہ ہمارے تیر گزشتہ جنگ میں ختم ہو گئے ہیں' تلواریں کند ہو گئی ہیں اور نیزے بے کار ہو گئے ہیں۔ اسلحہ درست کرنے کی مہلت دیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اس غرض کے لیے نخیلہ میں قیام فرمایا۔ مگر وہ لوگ تیار ہونے کی بجائے آہستہ آہستہ چھپ چھپ کر گھروں کو جانے لگے' یہاں تک کہ صرف ایک ہزار اشخاص ان کے پاس رہ گئے۔ یہ حال دیکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' بھی کوفہ میں آ کر مقیم ہو گئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اپنے پرجوش خطبوں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے اہل کوفہ کو بہت ابھارا۔ وہ زبان سے اقرار تو کر لیتے تھے مگر وقت آنے پر گھروں میں بیٹھ رہتے تھے۔ آخر حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے جب یہ دیکھا کہ یہ لوگ تیار نہیں ہوتے تو مایوس ہو کر شام کی لشکر کشی کا ارادہ ترک کر دیا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نظر میں مصر کا معاملہ اس وقت سب سے اہم تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی طرف سے قیس بن سعد رضی اللہ عنہ والی مصر تھے۔ انہوں نے اہل مصر کو اپنے قابو میں کر لیا تھا لیکن جب مسلمہ بن مخلد کے ماتحت ایک ایسی جماعت مصر میں پہنچی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص نہ لینے کے باعث حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی خلافت کو جائز نہ سمجھتی تھی تو قیس رضی اللہ عنہ نے دانائی سے کام لے کر انہیں کہلا بھیجا کہ اگر تم امن سے رہو تو تمہارے وظیفے بحال رہیں گے اور تم کو بیعت کے لیے بھی مجبور نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ انہیں اندیشہ تھا کہ اگر مصر میں گڑ بڑ ہو گئی تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مصر پر حملہ کر دیں گے لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے دل میں قیس رضی اللہ عنہ کی طرف سے بدگمانی پیدا کر دی گئی۔ انہوں نے حکم بھیجا کہ فوراً" ان لوگوں سے جنگ کرو۔ قیس نے جواب دیا۔

"یہی طریقہ بہتر ہے جو میں نے اختیار کیا ہے۔ جنگ کی صورت میں ایک بہت بڑا فتنہ پیدا ہو جائے گا۔"

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

لیکن جب حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے انہیں جنگ پر مجبور کیا تو یہ مستعفی ہو گئے اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ان کے گورنر مقرر ہوئے۔ انہوں نے ان لوگوں سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا لیکن اسی دوران جنگ صفین شروع ہو گئی اور یہ لڑائی ملتوی ہو گئی لیکن جب ان لوگوں کو صفین سے حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی واپسی کی اطلاع ملی تو وہ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے مقابلے پر آ گئے اور مصری فوجوں کو پے در پے شکستیں دیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو جب ان واقعات کا علم ہوا تو انہوں نے جزیرہ کے والی اشتر نخعی کو مصر کا والی مقرر کیا مگر وہ راستہ میں ہی انتقال کر گئے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص کو چھ ہزار فوج دے کر مصر روانہ کیا کہ اہل خربتا کی امداد کریں۔ خونریز جنگ ہوئی جس میں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی مارے گئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو معلوم ہوا تو بہت افسوس کیا۔ مصر کی فتح نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوصلے بڑھا دیے۔ اب انہوں نے ہر طرف اسلامی صوبوں پر قبضہ کرنے کے لیے اپنی فوجیں روانہ کرنی شروع کر دیں۔

جنگ نہروان کے بعد اگرچہ خارجیوں کا زور ٹوٹ گیا تھا لیکن پھر بھی یہ لوگ مصیبت کا باعث بنے رہے۔ آخر ان کے تین

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

آدمیوں عبدالرحمٰن بن ملجم' بروک بن عبداللہ اور عمرو بن بکر تمیمی نے آپس میں بیٹھ کر فیصلہ کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ'' امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو قتل کیے بغیر یہ فتنہ بند نہ ہو گا۔ چنانچہ ابن ملجم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ'' برک نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا بیڑا اٹھایا اور فیصلہ کیا کہ ایک ہی تاریخ اور ایک ہی وقت ان تینوں کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ فیصلہ کرنے کے بعد تینوں اپنی اپنی منزل کو روانہ ہو گئے۔

مقررہ تاریخ کو برک نے دمشق میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اس وقت حملہ کیا جب وہ مسجد سے باہر نکل رہے تھے مگر انہیں معمولی زخم آئے اور وہ بچ گئے۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس روز بیمار تھے' انہوں نے اپنی جگہ خارجہ بن حذافہ کو نماز پڑھانے کے لیے بھیج دیا۔ عمرو نے انہیں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سمجھ کر قتل کر دیا۔

ابن ملجم کسی کو اطلاع دیے بغیر کوفہ پہنچ گیا۔ اس نے اپنے دوستوں میں سے اپنے معتمد کو اپنا ہمراز بنایا اور قبیلہ تیم رباب میں جا ٹھہرا جن کے دس آدمی نہروان کی جنگ میں حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی فوج کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ انہی میں شحنہ اور ان کا بیٹا بھی تھا۔ شحنہ کی ایک بیٹی قطام نہایت قبول صورت تھی۔ ابن

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ملجم نے اسے شادی کا پیغام دیا تو اس نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' کا سر' ایک غلام' تین لونڈی اور تین ہزار درہم مہر پر شادی کا وعدہ کیا۔

ابن ملجم ۲۱ رمضان کو مسجد میں جا کر چھپ گیا۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہ' فجر کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے تو اس نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' پر تلوار کا ایک بھرپور ہاتھ مارا۔ لوگوں نے ملزم کو پکڑ لیا۔ چونکہ زخم کاری تھا اس لیے آپ تیسرے دن یوم شنبہ ۲۳ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو انتقال فرما گئے۔

وفات سے پہلے آپ نے اپنی اولاد کو جمع کیا اور وصیت کی کہ اگر میں گزر جاؤں تو صرف قاتل سے قصاص لینا۔ دوسرے لوگ قتل نہ کیے جائیں۔ قاتل کے اعضاء نہ کاٹے جائیں۔

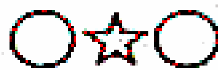
لوگوں نے پوچھا "آپ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا جائے؟؟"

آپ نے فرمایا۔ "میں اس کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔"

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے تجہیز و تکفین کی اور کوفہ کے قبرستان غزی میں دفن ہوئے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com



حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی خلافت چار سال اور تقریباً" نو ماہ رہی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ آپ بہت بڑے بہادر تھے۔ بڑے بڑے معرکے پیش آئے لیکن کبھی پرواہ نہ کی۔ عہد رسالت ﷺ کے بعد اگرچہ ۲۴ سال تک ان کی تلوار میان میں رہی لیکن جب پھر زمانہ خلافت میں نکلی تو اس میں وہی کاٹ اور وہی روانی تھی۔

فقہ میں ان کا پایہ بہت بلند تھا۔ حضرت عمرؓ جب کسی مسئلہ میں اختلاف دیکھتے تو آپ ہی سے مشورہ لیتے اور عام طور پر آپ کی رائے پر ہی عمل کرتے۔ زہد و تقویٰ' عبادت' ریاضت اور کمال علم و فضل میں آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ فصاحت و بلاغت میں بھی آپ بے مثل تھے۔

آپ کے چند ایک واقعات قابل ذکر ہیں۔ ایک لڑائی میں آپ نے ایک یہودی کو زمین پر گرا لیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے۔ قریب تھا کہ اس کا سر تن سے جدا کر دیں کہ اس نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس پر آپ فوراً" اس سے الگ ہو گئے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا۔

"پہلے میں نے اس سے اللہ کے لیے لڑائی کی تھی مگر جب اس نے یہ حرکت کی تو مجھے غصہ آگیا اور میرے نفس نے کہا کہ اس کو قتل کر دینا چاہیے۔ میں نے خدا کی راہ میں نفس کی تابعداری کرنے کو گوارا نہ کیا اور اسے قتل نہ کیا۔"

حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں آپ یمن کے قاضی مقرر کیے گئے تو آپ نے ایسے ایسے بے نظیر فیصلے کیے کہ دربار رسالت ﷺ میں بھی پسندیدہ نگاہوں سے دیکھے گئے۔ ذیل کے واقعات سے آپ کی اعلیٰ قابلیت اور قوت فیصلہ کا پتہ چلتا ہے۔

ایک شخص چوری کے جرم میں آپ کے سامنے پیش ہوا۔ دو گواہ بھی اس کے خلاف شہادت دینے کو موجود تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے گواہوں کو طلب کر کے فرمایا۔

"اگر تمہاری گواہی غلط ثابت ہوئی تو تمہیں سخت سزا دی جائے گی۔"

یہ کہہ کر اپنے کام میں محو ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر دیکھا تو گواہوں میں سے ایک بھی وہاں موجود نہ تھا۔ آپ نے ملزم کے خلاف شہادت نہ پا کر اسے چھوڑ دیا۔

ایک اور بڑا دلچسپ مقدمہ آپ کے روبرو پیش ہوا۔ واقعات

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

مقدمہ یہ تھے کہ دو شخص ہم سفر ہوئے۔ ایک کے پاس تین اور دوسرے کے پاس پانچ روٹیاں تھیں۔ جب دونوں مل کر کھانا کھانے بیٹھے تو ایک اور مسافر آگیا اور ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا۔ چلتے وقت اس مسافر نے انہیں آٹھ درہم دے کر کہا کہ اسے آپس میں تقسیم کر لینا۔ پانچ روٹیوں والے نے اپنی پانچ روٹیوں کی قیمت پانچ درہم رکھ کر باقی تین درہم دوسرے کو دینے چاہے لیکن وہ نصف قیمت طلب کرتا تھا۔ یہ مقدمہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے دوسرے سے فرمایا۔

"تم اپنے ساتھی کا فیصلہ قبول کر لو۔ تمہیں نفع مل رہا ہے۔"

اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ حق کے ساتھ جو مل جائے وہی بہتر ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔

"اچھا سنو۔ تم تین آدمی تھے۔ تمہاری اور تمہارے ساتھی کی پانچ روٹیاں تھیں۔ تم تینوں نے انہیں برابر برابر کھایا۔ اگر تمہاری روٹیوں کے حصے تین جگہ کیے جائیں تو نو ہوتے ہیں اور تمہارے ساتھی کی پانچ روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کیے جائیں تو پندرہ ہوتے ہیں۔ دونوں کا مجموعہ چوبیس ہوا۔ تم میں سے ہر ایک نے برابر ٹکڑے کھائے اور ہر ایک کو آٹھ آٹھ ٹکڑے ملے۔ تم نے اپنے نو ٹکڑوں میں سے آٹھ تو خود کھا لیے اور صرف ایک ٹکڑا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیسرے شخص کو دیا۔ تمہارے ساتھی نے اپنے حصے کے آٹھ ٹکڑے کھائے اور باقی سات تیسرے شخص کو دیے۔ اس لحاظ سے تم ایک درہم اور تمہارا ساتھی سات درہم کا حق دار ہے۔"

اسی طرح ایک اور مقدمہ آپ کے سامنے پیش ہوا جس میں ایک شخص نے جس کے پاس سترہ اونٹ تھے' مرتے وقت اپنے تین بیٹوں کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد ان اونٹوں کا نصف حصہ بڑے بیٹے کو' تیسرا حصہ منجھلے کو اور نواں حصہ سب سے چھوٹے لڑکے کو ملے۔ باپ کے مرنے کے بعد لڑکے حیران تھے کہ اس معاملہ کو کس طرح سلجھایا جائے۔ چنانچہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے حکم دیا کہ بیت المال کا ایک اونٹ ان میں شامل کر کے ان کو اسی تناسب سے تقسیم کر لیا جائے۔ چنانچہ بیت المال کا اونٹ شامل کرنے سے ان کی تعداد اٹھارہ ہو گئی تو بڑے بیٹے نو' منجھلے کو چھ اور چھوٹے کو دو اونٹ ملے اور بیت المال کا اونٹ پھر بیت المال میں داخل کر دیا گیا۔

عبادت میں محویت کا یہ عالم تھا کہ جنگ میں کچھ تیر آپ کے جسم مبارک میں اس طرح کھب گئے کہ شگاف دے کر انہیں نکالنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے منع فرمایا کہ اس طرح مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

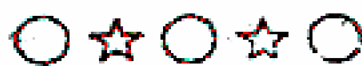
"علی کا یہی فولادی جسم نماز کے وقت بالکل موم ہو جاتا ہے۔ اس لیے نماز پڑھتے وقت تیر نکال لیتا۔"

چنانچہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہ' نماز پڑھنے لگے تو شگاف دے کر تیر نکال لیے اور انہیں مطلق خبر نہ ہوئی۔

آپ سرکاری ملازموں کی بھی سختی سے نگرانی کرتے تھے اور ان سے پائی پائی کا حساب مانگتے تھے اور اس معاملے میں کسی کا لحاظ نہ کرتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' اپنے زمانہ خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنا چاہتے تھے اور انہوں نے جو قانون بنائے تھے ان میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ نجران کے یہودیوں نے آپ سے درخواست کی کہ انہیں حجاز میں آباد ہونے کی اجازت دی جائے مگر آپ نے ارشاد فرمایا۔

"تمہارے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بہت صحیح ہے' تمہیں حجاز میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔"



مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

باب علم حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے فیصلے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گونگے سے قسم لینا

ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے گونگے آدمی کے قسم کھانے کا طریقہ دریافت کیا گیا۔ کیونکہ ایک گونگے پر ایک دوسرے آدمی کا دین واجب تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھ کو اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھایا حتیٰ کہ میں وہ تمام باتیں امت کو بتا دوں جس کی وہ محتاج ہے۔

اس کے بعد آپ نے اشارہ آسمان کی طرف کیا۔ گویا کہہ رہے ہیں کہ اللہ کی کتاب ہے۔ پھر آپ نے اپنے غلام سے کاغذ قلم دوات منگوائی اور تحریر کیا۔

میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

جو رحمٰن اور رحیم ہے ہر ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے۔ انصاف کرنے والا ہے اور ہر راز سے واقف ہے کہ فلاں بن فلاں کا مجھ پر کوئی حق نہیں اور نہ ہی میں اس کا کسی قسم سے دیندار ہوں اور نہ فلاں بن فلاں کا مجھ پر کوئی حق ہے۔

یہ سب لکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہ نے اس کاغذ کو دھو کر اس کا پانی گونگے کو پلانا چاہا مگر اس نے پینے سے انکار کر دیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ گونگا جھوٹا ہے۔ اس پر فلاں کا دین واجب ہے اور ثابت ہے۔

ایک عورت کا عجیب مقدمہ

ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور اشعار میں یہ کہا کہ اے امیر۔ خدا آپ کے اہل و عیال میں اضافہ کرے اور دوسری دعائیں دے کر عرض کی کہ ایسی عورت کے بارے میں آپ کا حکم کیا ہے جس کا شوہر اس کے پاس موجود ہے مگر وہ دوسری جگہ شادی کرنا چاہتی ہے۔ جبکہ اس عورت کا باپ بھی اس کام پر رضامند ہو گیا ہے۔ فرمایئے کیا یہ عورت دوسری شادی کی مستحق ہے؟ کیا یہ شادی اس عورت کے لئے حلال ہے یا حرام۔ اور

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ عورت میں خود ہوں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ‘ بھی موجود تھے۔ لہٰذا حضرت علی کرم اللہ وجہ‘ نے فوراً" اس عورت سے فرمایا کہ تم اپنے شوہر کو لے کر میرے پاس آؤ۔

اگلے دن وہ عورت اپنے خاوند کو لے کر حضرت علی کرم اللہ وجہ‘ کے پاس آئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ‘ نے فرمایا کہ یہ آدمی نامرد ہے۔

اس پر اس آدمی نے اقرار کر لیا۔ پھر آپ نے بغیر عدت گزارنے کے اس عورت کا نکاح دوسرے آدمی سے کر دیا۔

دودھ پلانے کی مدت

ایک آدمی نے قبیلہ جہنہ کی ایک عورت سے شادی کر لی اور باہم اچھی طرح زندگی گزارنے لگے۔ مگر شادی کے چھ ماہ بعد اس عورت نے ایک بچہ جنا لہٰذا وہ آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا کہ اس عورت نے یقیناً" حرام کا بچہ جنا ہے۔ کیونکہ میری شادی ہوئے صرف چھ ماہ ہوئے ہیں۔ تمام معلومات کرنے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس عورت پر حد لگا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

دی اور رجم کیے جانے کا حکم فرمایا۔

جب یہ خبر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچی تو آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس عورت پر حد نہیں لگانی چاہیے تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ حمل اور دودھ پلانے کی مدت تیس ماہ مقرر ہے۔ پس رضاعت کی مدت چوبیس ماہ ہے اور حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ تک ہے۔

یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ٹھیک فرماتے ہیں۔ لہٰذا یہی فیصلہ صادر فرمایا اور اس عورت کو واپس بلایا گیا۔ مگر وہ عورت اس وقت تک رجم کی جا چکی تھی۔

اس عورت نے مرنے سے قبل اپنی بہن سے کہا تھا کہ بہن میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتی ہوں کہ سوائے میرے خاوند کے آج تک کسی نے میرا ستر نہیں کھولا۔ بچہ جوان ہو کر بالکل اپنے باپ کی شکل کا تھا جس کا اس بچے کے باپ نے اعتراف کر لیا۔

اللہ کا حکم

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے میں ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور شرط یہ رکھی کہ اگر وہ شخص کسی دوسری

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

عورت سے شادی کر لے یا اس عورت سے دوری رکھے تو امر طلاق عورت مذکورہ کے ہاتھ میں رہے گا کہ جب وہ چاہے اپنے خاوند کو طلاق دے سکتی ہے۔

جب حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو معلوم ہوا تو اس آدمی کو بلا کر فرمایا کہ اللہ کی شرط تمہاری شرط سے پہلے ہے اس لئے تم اس عورت کی موجودگی میں اگر چاہو تو دوسری شادی کر سکتے ہو۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تم نے اس ہستی کو حق سونپ دیا جو اس کی اہل نہیں ہے۔

حق مہر اور عدت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے عدت کے دن ختم ہونے سے پہلے ہی کسی شخص سے نکاح کر لیا تھا لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان دونوں میں ہمیشہ کے لئے جدائی کر دی جائے اور مہر کی رقم اس آدمی سے وصول کر کے بیت المال میں داخل کر دی جائے کیونکہ باطل نکاح کا مہر جائز نہیں ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' اس فیصلہ کی اطلاع پا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دوبارہ فیصلہ فرمایا کہ مہر ہر حال میں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

عورت کا حق ہے کیونکہ مرد عورت پر تصرف کر چکا ہے۔ البتہ ان دونوں میں جدائی ڈال دی جائے مگر ایام عدت کے اختتام پہ دوسرے مردوں کی طرح اس مرد کو بھی حق ہے کہ اس عورت کی خواستگاری کرے پھر نکاح درست ہو گا۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کے فیصلے کا اعلان دوبارہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر فرمایا۔

امیرالمومنین اور حد واجب

حضرت علی کرم اللہ وجہ' بمعہ اپنے اصحاب کے تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ یعنی مجھ سے فعل بد کا ارتکاب ہو گیا ہے اور اب اپنے کیے پر پشیمان ہوں اور چاہتا ہوں کہ مجھ پر شرعی حکم جاری کریں تاکہ عذاب آخرت سے بچ جاؤں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا تیرا دماغ پھر گیا ہے۔ جا اپنے گھر چلا جا۔

وہ شخص لوٹ گیا۔ اگلے دن پھر حاضر ہوا۔ پھر وہی بات کی اور وہی جواب دہرایا گیا۔ پھر چلا گیا حتیٰ کہ تیسری مرتبہ پھر آیا۔ اور اقرار گناہ کیا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

آپ کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ اس گناہ کی تین حدیں ہیں۔

اول یہ کہ تیری گردن پر تلوار ماری جائے۔

دوم تجھ کو زندہ آگ میں ڈال دیا جائے۔

سوم، تجھ کو باندھ کر پہاڑ سے نیچے دھکیل دیا جائے۔ بتلا کون سی سزا پسند ہے۔

کہنے لگا۔ ان سزاؤں میں سب سے زیادہ تکلیف وہ سزا کون سی ہے؟

فرمایا۔ زندہ آگ میں جلنا۔

کہا۔ مجھے یہ پسند ہے۔

فرمایا۔ تیار ہو جاؤ۔

کہا۔ دو رکعت نماز کی مہلت عطا فرمائی جائے۔

فرمایا۔ پڑھ لو۔

اس آدمی نے وضو کیا۔ خشوع و خضوع سے دو رکعت ادا کی اور یہ دعا پڑھی۔

اے میرے رب رحیم۔ جو گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے تو اچھی طرح جانتا ہے۔ اس خوف کی وجہ سے میں امام وقت کی خدمت میں حاضر ہو کر جرم کا اقبالی ہوا اور اپنے لئے سخت ترین عذاب کو پسند کر لیا۔ خداوند کریم اس آگ کے عذاب سے مجھے بچا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

لے۔

یہ کہہ کر روتا ہوا اٹھا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں چھلانگ لگا دی اور بڑے ضبط سے آگ میں چوکڑی مار کر بیٹھ گیا۔ اس حالت کو دیکھ کر تمام صحابہ رونے لگے آخر کار حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اس کو آگ سے نکال لیا اور فرمایا۔

تیری اس ادا اور صبر و ضبط نے فرشتوں کو بھی رلا دیا۔ جا' اللہ نے تیری دعا قبول کر لی۔ آئندہ محتاط رہنا۔

امام کو ایسے حد واجب ترک کرنے کا اختیار ہے جس کا کوئی گواہ نہ ہو۔

عصمت کے بدلے قتل

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نماز پڑھنے مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص کو کپڑا اوڑھے محراب میں لیٹے دیکھا۔ اس کو اٹھانے کا حکم دیا۔ کپڑا ہٹانے پر معلوم ہوا کہ کسی مرد کی لاش ہے جو زنانے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے کہا کہ لاش کے متعلق کیا رائے ہے؟ فیصلہ کریں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کہا کہ لاش دفن کرا دو اور نتیجہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

کا انتظار کرو۔ اس کے بعد اسی جگہ ایک بچہ روتا ہوا ملے گا۔

چنانچہ ۹ ماہ بعد اس جگہ ایک بچہ بھی ملا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے بچے کو ایک دایا کی حفاظت میں دے دیا کہ بچہ کی پرورش کرے۔ بچہ ۹ ماہ کا ہوا تو نماز عید کے موقع پر اس کو مسجد میں لانے کا حکم دیا۔ آپ نے دایا کو سمجھایا کہ اگر کوئی عورت اس بچہ کو دیکھ کر روئے اور پیار کرے تو اس کو پکڑ کر میرے پاس لے آنا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر جب دایا نے اس عورت کو پکڑ کر حضرت کی خدمت میں لانا چاہا تو اس عورت نے دایا کو قیمتی سامان کا لالچ دے کر اس ارادے سے باز رکھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے دریافت کرنے پر دایا مکر گئی کہ کوئی ایسی عورت نہیں ملی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ تو جھوٹ بولتی ہے اور تمام گفتگو جو دونوں عورتوں میں ہوئی تھی اس کو سنا دی۔ آخر شرمسار ہو کر اس نے اقرار کر لیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا۔ اب تم نے اس کو عید قربان تک کی مہلت دی ہے۔ لہٰذا اب خاموش رہو اور عید قربان پر پھر اس کو پکڑ کر لانا۔

عید قربان کی نماز میں پھر وہی عمل ہوا۔ اس مرتبہ دایا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

رشوت کے لالچ میں نہ آئی اور اس کو حضرت کے پاس پکڑ کر لے آئی۔

آپ نے فرمایا۔ اب تمام واقعہ تم سناؤ یا میں بتاؤں۔

یہ سن کر عورت نے کہا کہ ایک بڑھیا نے میرے ماں باپ کے مرنے کے بعد مجھ پر عبادت کا رعب جما کر مجھے اپنا لیا۔ پھر کسی وجہ سے میرے گھر میں زنانہ کپڑے پہنا کر ایک مرد کو لائی جس نے کمال طاقت کا مظاہرہ کر کے میری عصمت دری کی۔ میں اپنی عصمت دری پر رو رہی تھی اور وہ تھک کر ایک جانب پڑ رہا تھا کہ اتنے میں مجھے اس کی کمر میں ایک خنجر لٹکا ہوا دکھائی دیا۔ میں نے کمال ہمت سے اس کا خنجر نکال کر اس کی گردن پر چلا دیا اور رات کو کسی طرح اس کی لاش مسجد میں ڈال دی۔ اتفاقاً" میں اسی دن حاملہ ہو گئی لہٰذا نو ماہ بعد بچہ پیدا ہوا۔ اس کو مارنے سے بہتر سمجھا کہ وہیں ڈال آؤں۔ لہٰذا یہی کیا۔ آگے آپ کو اختیار ہے۔

قصہ سن کر حضرت عمرؓ بول اٹھے سچ کہا تھا میرے آقا ﷺ نے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی کرم اللہ وجہ' اس کا دروازہ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کہا کہ اس عورت پر کوئی قصاص نہیں کہ اس نے اپنی عزت کے بدلے قتل کیا۔ اس پر جبر ہوا۔ مقتول کا کوئی قصاص نہیں ہے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس کے بعد اس بڑھیا کو بلایا گیا۔ اس نے ہر جرم سے انکار کر دیا لہٰذا قبر رسول ﷺ پر ہاتھ رکھ کر بڑھیا نے قسم کھائی اور اس کا چہرہ کالا پڑ گیا۔

جھوٹا گواہ

امیر المومنین کے پاس جب کوئی گواہ کسی مقدمہ میں آتا اور جھوٹا پایا جاتا تو آپ اسکو تمام شہر میں تشہیر کراتے اور پھر قید میں ڈال دیتے۔

ضعیف کا بچہ

ایک عورت کو حضرت عمرؓ کی خدمت میں لایا گیا کہ اس پر زنا کا الزام تھا اس عورت کی شادی ایک ضعیف مرد سے ہوئی تھی۔ قدرت الٰہی سے اس مرد ضعیف کی موت حالت جماع میں واقع ہو گئی اور اتفاقاً وہ عورت اس جماع سے حاملہ ہو گئی۔ بوڑھے کا انتقال ہو گیا اور بوڑھے کی پہلی اولاد نے اس عورت کے بچہ پیدا ہونے پر اس کو زانیہ قرار دیا کہ حرام کا بچہ جنا ہے۔ اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

عورت کو انہوں نے دربار خلافت میں پیش کیا اور تہمت زنا لگائی اور گواہیاں بھی گزاریں۔

اتفاق سے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ' بھی وہاں تشریف لائے۔ آپ نے بھی تمام معاملہ سنا اور پوچھا کس روز شادی ہوئی؟ کس وقت مفارقت عمل میں آئی؟ کس وقت اس کی جان نکلی؟

عورت نے تمام واقع بیان کر دیا۔

فرمایا۔ اب سب لوگ چلے جاؤ۔ پھر دربار خلافت میں پیش ہوں جب ان کو بلایا جائے۔

دوبارہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے سب کو بلایا۔ چند چھوٹے چھوٹے بچوں میں اس بچے کو بھی چھوڑ دیا اور بچوں سے کہا بیٹھ جاؤ۔ سب بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ۔ سب کھڑے ہو گئے مگر اس عورت کا بچہ ہاتھوں کو ٹیک کر اٹھنے لگا اور کوشش کر کے کھڑا ہو گیا۔

آپ نے فوراً" کہا کہ یا عمر (رضی اللہ عنہ)۔ یہ عورت زانیہ نہیں ہے۔ یہ بچہ بھی اپنے باپ کا یعنی بوڑھے خاوند کا ہے جو بوجہ ناتوانی ہاتھ ٹیک کر کھڑا ہو گیا ہے۔ یہ ضعیف کا نطفہ ہے۔ ضعیف طاقت لئے ہوئے ہے۔ یہ اسی پیر مرد کی اولاد ہے۔

پھر اس بچے کو اس کی میراث دلوا دی اور جھوٹی گواہی دینے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

والوں پر جھوٹ کی حد جاری کرنے کا حکم دیا۔

اللہ ہر شے پر قادر ہے

نجران کے چند نصرانی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ وہ اس وقت کچھ معلوم کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نصرانی نے سوال کیا کہ آپ کا ہمارے رسول حضرت عیسیٰؑ کے متعلق کیا خیال ہے۔ ہم تو اپنے عقائد کی رو سے انہیں خدا کا بیٹا خیال کرتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں؟

اس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہ' اس جگہ موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ نہیں حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے نہیں ہو سکتے البتہ ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ آپ بے باپ کے پیدا ہوئے۔

نصرانیوں نے جب یہ سنا کہ ان کے رسول کو خدا کا بیٹا تسلیم نہیں کیا گیا تو ان کو بہت غصہ آیا وہ غیض و غضب سے لال پیلے ہونے لگے۔ چنانچہ اس وقت نجران کے ان نصرانیوں میں سے ایک نے پوچھا۔ اگر یہ تسلیم نہیں کیا جاتا کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے تھے تو آپ ایک بھی ان کا مثل بتا دیں۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا انسان گزرا ہے جو بے باپ کے پیدا ہوا ہو۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسی وقت تمام نصرانیوں کو حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے مخاطب کر کے کہا۔

اے لوگو۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تمہارا حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا وہ بے باپ اور بے ماں کے نہیں پیدا ہوئے؟ خدا میں ہر کام کی قدرت ہے۔ وہ بے باپ کے بھی پیدا کر سکتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کو پیدا کیا اور وہ اگر چاہے تو بے باپ اور بے ماں کے بھی پیدا کر سکتا ہے جیسا کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔

تمام نصرانی حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے جواب کو سن کر خاموش رہ گئے۔

منکرین رسالت

حضرت علی کرم اللہ وجہ' مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے کہ کچھ آدمیوں کو گرفتار کر کے لایا گیا۔ آپ نے معلوم کیا کہ ان لوگوں کو کیوں گرفتار کیا گیا؟

لانے والوں نے بتایا کہ یہ لوگ ماہ رمضان میں بجائے روزہ رکھنے کے دن کے وقت کھانا کھا رہے تھے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

آپ کرم اللہ وجہ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ دن کو کھانا کھا رہے تھے؟

کہا۔ ہاں ہم لوگ واقعی کھانا کھا رہے تھے۔

پوچھا۔ کیا تم یہودی ہو؟

بولے۔ جی نہیں۔

پوچھا۔ کیا نصرانی ہو؟

بولے۔ جی نہیں۔

پوچھا۔ پھر تم کس قوم سے ہو؟

کہا۔ ہم مسلمان ہیں۔

پوچھا۔ تو پھر مسافر ہو؟

جواب ملا۔ جی نہیں۔ ہم اسی شہر کے رہنے والے ہیں۔

پوچھا۔ کیا تم کسی بیماری میں مبتلا ہو؟

کہا۔ نہیں۔ ہم لوگ تندرست ہیں۔

یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ تم اللہ پاک کی وحدانیت اور رسول پاک ﷺ کی گواہی دیتے ہو؟

انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اللہ پاک کی وحدانیت کی گواہی تو دیتے ہیں مگر رسول پاک ﷺ کی رسالت کو نہیں مانتے کیونکہ وہ صرف ایک اعرابی تھے۔ جنہوں نے لوگوں کو اپنی طرف

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

دعوت دی۔

یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں انکار رسالت ﷺ کی سزا میں تم کو قتل کر دوں گا۔

جواب۔ بلا قتل کر دیں۔

پس حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا اور کہا کہ دو گڑھے فوراً کھودو اور ایک گڑھے میں آگ جلا دی جائے اور دونوں گڑھوں کے درمیان ایک سوراخ کر دیا جائے۔

اس کے بعد ان لوگوں سے کہا کہ انکار رسالت ﷺ سے توبہ کرو ورنہ میں تم کو ضرور قتل کرا دوں گا۔

انہوں نے کہا کہ کوئی پرواہ نہیں ہے۔ آپ قتل کر دیں مگر ہم رسول ﷺ کو نہیں مانیں گے۔

پس آپ نے حکم دیا کہ ایک گڑھے میں آگ جلائی جائے اور حکم کی تعمیل کی گئی۔ جب ایک گڑھا خوب گرم ہو گیا تو پھر ان سے کہا گیا کہ اب بھی مان جاؤ۔ حتیٰ کہ تین مرتبہ کہا گیا۔ وہ نہیں مانے تو ان کو ایک گڑھے میں ڈال کر اوپر سے ڈھک دیا گیا۔ دوسرے گڑھے کا دھواں اس میں بھر گیا جس میں وہ لوگ دفن تھے اور وہ دھوئیں سے گھٹ کر مر گئے۔

جب یہ خبر کوفہ کے نزدیک اور دور تمام شہروں میں پہنچی تو

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہودیوں کا ایک وفد آپ کرم اللہ وجہ' کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے ابو طالب کے بیٹے۔ تو نے یہ کیا بدعت جاری کی کہ انکار رسالت ﷺ پر ان لوگوں کو قتل کر دیا۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ سنو۔ میں تم کو ان نشانیوں کی قسم دیتا ہوں جو اللہ پاک نے طور پر حضرت موسیٰؑ پر نازل فرمائی تھیں۔ میں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جو بے نیاز ہے اور مالک یوم الدین ہے۔

یہودیوں نے تصدیق کی کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ ہم اس کی گواہی دیتے ہیں اور اپنی قبا سے ایک دستاویز نکال کر دی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' اسے پڑھ کر رونے لگے۔ یہودیوں نے پوچھا۔ کیا بات ہے جو آپ رونے لگے؟

جواب دیا۔ اس میں میرا نام لکھا ہے۔

پوچھا۔ کہاں؟

جواب دیا۔ یہ ایلیا میرا ہی نام ہے۔

جب پادری نے اپنی آنکھوں سے یہ نام دیکھا تو تصدیق کی کہ تم سچے ہو تمہارا رسول ﷺ سچا ہے۔ یہ کہہ کر قدموں میں گرے اور کلمہ پڑھ کر سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیت اور قصاص

ایک عورت کے کسی مرد سے ناجائز تعلقات تھے۔ اس عرصہ میں اس عورت کی شادی کسی دوسرے شخص کے ساتھ ہو گئی۔ عورت کو بڑا صدمہ ہوا مگر ماں باپ کے حکم کے آگے مجبور تھی۔ آخر اس نے ایک منصوبہ بنایا اور اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب وہ شادی کے بعد اپنے خاوند کے گھر گئی تو شب زفاف کو کسی چور راستے سے عورت مذکور نے اپنے آشنا کو اس کمرے میں داخل کر لیا کہ جس میں اس کے خاوند نے رہنا تھا۔ عورت کا آشنا ایک جگہ چھپ گیا اور جب اس کا خاوند اس کمرے میں آیا اور ارادہ نزدیکی کا کیا تو عورت کے آشنا نے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور دونوں میں لڑائی ہونے لگی۔ نتیجہ میں اس عورت کا آشنا قتل ہو گیا۔

جب عورت مذکور نے دیکھا کہ اس کا آشنا قتل ہو گیا اور خاوند خوفزدہ ہو گیا ہے تو موقع پا کر پیچھے سے اس نے اپنے خاوند کے سر پر ایک کلہاڑی ضرب لگائی۔ چنانچہ وہ بھی موقع پر ہلاک ہو گیا۔

صبح کو یہ مقدمہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی خدمت میں پیش

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیا گیا۔ آپ نے تمام مقدمہ سن کر یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ عورت کے آشنا کا قصاص اس عورت سے لیا جائے اور اس کے خاوند کے قتل کے جرم میں اس عورت کو قتل کر دیا جائے۔

دوسری بار قتل کی سزا

ایک انصاری کے بیٹے کو ایک شخص نے قتل کر دیا۔ انصاری بیٹے کے قاتل کو پکڑ کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں لایا اور تمام قصہ گوش گزار کیا۔ آپ نے قاتل سے معلوم کیا تو اس نے اقبال جرم کر لیا۔ تب آپ نے قاتل کے قتل کا حکم دیا۔

مقتول کے والد نے کہا کہ اے امیرالمومنین اس شخص کو میں خود تلوار سے قتل کروں گا۔ آپ نے اجازت دے دی۔

انصاری نے تلوار کے دو ہاتھ قاتل کی گردن پر مارے اتفاقاً ہاتھ اوچھے پڑے۔ قاتل شدید زخمی ہو کر گر پڑا۔ قاتل کے ورثا اس کو اٹھا کر لے گئے کہ ابھی اس میں کچھ زندگی باقی ہے۔ بہت زیادہ علاج معالجے کے بعد یہ شخص اچھا ہونے لگا اور زخم بھرنے لگے۔ حتیٰ کہ چھ ماہ بعد مسلسل کوشش سے یہ شخص تندرست ہو گیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایک دن بازار میں وہی انصاری مل گیا۔ انصاری نے جو اس کو زندہ دیکھا تو پکڑ لیا اور حضرت عمرؓ کے پاس لے آیا اور تمام قصہ بیان کر کے کہنے لگا کہ میرا بیٹا تو قتل ہو چکا ہے مگر یہ ابھی تک زندہ ہے۔ لہٰذا حضرت عمرؓ نے پھر اس کے قتل کا حکم دیا۔

حضرت عمرؓ کے نزدیک ہی حضرت علی کرم اللہ وجہ' بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا اے عمرؓ کیا ایک مرتبہ انصاری نے اپنے ہاتھ سے اس کو قتل نہیں کیا تھا۔ جب انصاری کا بیٹا ایک مرتبہ قتل کیا گیا ہے تو قاتل کو دو مرتبہ کیوں قتل کیا جائے جبکہ انصاری نے اپنی تسلی کے لئے خود بدلہ لے لیا تھا۔

انصاری چلایا کہ اے علی کرم اللہ وجہ' آپ یہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ میرا فیصلہ یہ ہے کہ تم نے تلوار کے دو ہاتھ اس کی گردن پر مارے تھے۔ اب یہ آدمی بھی تلوار کے دو ہاتھ اس کی گردن پر مارے گا پھر اپنے بیٹے کے قتل کا بدلہ اس سے لے لیتا یعنی اس کو قتل کر دیتا۔

انصاری کہنے لگا۔ یہ تو بڑا سخت فیصلہ ہے۔

آپ ؓ نے فرمایا۔ یہ فیصلہ بالکل ٹھیک ہے اور اس پر عمل ہو گا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

انصاری نے گھبرا کر کہا کہ اے علی کرم اللہ وجہ'۔ میں نے اپنے بیٹے کا خون معاف کیا۔ پس اسی جگہ دونوں میں راضی نامہ ہو گیا۔

زنا بامر مجبوری

کچھ لوگ ایک عورت کو پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے اور عرض کی۔ اے امیر المومنین ہم نے اس عورت کو ایک خشک نہر کے کنارے ایک مرد سے زنا میں مشغول پایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گواہ پیش کرنے کو کہا۔ گواہ گزرے اور گناہ ثابت ہو گیا کہ عورت سے جرم سرزد ہوا ہے۔ تب آپ نے اس کو رجم کئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ لوگ اس کو رجم کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ راہ میں لوگوں کو حضرت علی کرم اللہ وجہ' مل گئے۔ انہوں نے تمام معاملہ دریافت کیا اور واپس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کو کہا۔

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے عمر۔ اس عورت کو رجم نہ کرو۔ بلکہ مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔ آپ نے اجازت دی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اس عورت سے پوچھا اب کل ماجرا کہہ دے۔

اس عورت نے بتایا اے علی کرم اللہ وجہ'۔ یہ حقیقت ہے کہ میں نے یہ گناہ کیا ہے مگر ان حالات میں کہ اس کے بغیرہ چارہ نہیں تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں اپنے مویشی چرانے کے لئے دریا پر جاتی تھی کہ مجھے سخت پیاس لگی۔ ایک دوسرے چرواہے کے پاس پانی پینے کا موجود تھا۔ میں نے اس سے پانی مانگا۔ اس نے پانی دینے کی صرف یہ شرط لگائی کہ میں اس کے ساتھ زنا کروں مگر میں نے انکار کر دیا۔ حتیٰ کہ میں پیاس کی شدت سے بیتاب ہو گئی اور مجبوراً" میں نے اس کی یہ شرط قبول کر لی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے یہ سن کر کہا۔ اللہ اکبر۔ مضطر مجبور پر سے حد اٹھائی گئی ہے۔ اگر ایک عورت سے زنا بالجبر کیا جائے تو اس عورت پر حد نہیں ہے کیونکہ وہ مجبور ہے کہ ہر قیمت پر پانی حاصل کرے لہٰذا میں سفارش کروں گا کہ اس کو آزاد کر دیا جائے۔

پس حضرت عمرؓ نے اس عورت کو آزاد کر دیا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

تقسیم منصفانہ

ایک دفعہ دربار خلافت میں تین آدمی اونٹ لے کر حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہ' سے عرض کیا۔ اے امیر المومنین۔ یہ ۱۷ اونٹ ہمارے مشترکہ منافع کے ہیں۔ ان میں سے ایک کے حصے میں نصف آتے ہیں۔ ان میں سے تہائی حصہ دوسرے شخص کا ہے اور تیسرے شخص کا نواں حصہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہم میں ان ۱۷ اونٹوں کی اس طرح تقسیم کر دیں کہ نہ تو ان میں سے کسی اونٹ کو کاٹا جائے اور نہ کسی اونٹ کو فروخت کر کے اس کی رقم کو تقسیم کیا جائے۔

آپ نے بڑی توجہ کے ساتھ اس مقدمہ کو سنا اور پھر اپنے غلام سے کہا کہ وہ ان اونٹوں کو ایک قطار میں کھڑا کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے غلام سے کہا۔ اب اپنا ایک اونٹ بھی اس قطار میں لا کھڑا کر دے۔ چنانچہ آپ کے حکم کی تعمیل ہوئی اس طرح اونٹوں کی تعداد ۱۸ ہو گئی۔

اب حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے پہلے شخص کو حکم دیا کہ وہ اس میں اپنا نصف حصہ لے لے۔ چنانچہ اس نے ان میں سے نو اونٹ علیحدہ کر لئے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت نے پھر دوسرے شخص کو حکم دیا کہ وہ اس میں سے اپنا تیسرا حصہ لے لے۔ تو اونٹ باقی بچے۔ اس نے ان میں سے چھ اونٹ حاصل کر لئے۔ اس طرح تین اونٹ باقی رہ گئے۔ چنانچہ حضرت نے تیسرے شخص کو حکم دیا کہ وہ اس میں سے اپنا نواں حصہ حاصل کر لے۔ پس وہ اس میں سے دو اونٹ لے گیا۔ جو ایک اونٹ باقی رہ گیا اس کو آپ کے حکم سے غلام نے الگ کر لیا۔

اس فیصلے سے سب کے سب خوش ہو کر واپس لوٹ گئے۔

عورتوں کا مکر

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ایک شخص نے ایک بے کس و یتیم لڑکی کو اپنی بیوی کے سپرد کیا اور خاص طور پر حفاظت کے لئے کہا۔ وہ شخص چونکہ خود اکثر سفر پر رہا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ لمبے سفر پر دوسرے ملک میں گیا اور کافی عرصہ باہر رہا۔

اس عرصہ میں وہ یتیم لڑکی جوان ہو گئی۔ اس شخص کی بیوی کو یہ خیال ہوا کہ یہ لڑکی تو بہت حسین و جمیل نکلی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا خاوند سفر سے واپس آ کر اس کی خوبصورتی اور جوانی پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

رہ جائے اور یہ لڑکی میری سوت بن جائے۔ اس خوف کے پیش نظر اس عورت نے اپنی چند ہمسایہ عورتوں کی مدد سے ایک دفعہ اسے شراب پلائی اور جب یہ لڑکی بالکل مست ہو گئی تو اس کا پردہ بکارت زائل کر دیا۔ یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا۔ لڑکی کو بے ہوشی میں کچھ پتہ نہ لگ سکا اور وہ حسب سابق رہنے لگی۔

کچھ عرصہ کے بعد اس عورت کا خاوند سفر سے واپس آیا اور اس یتیم لڑکی کی خیریت پوچھی۔ تب بیوی نے رو رو کر کہا کہ اس حرامزادی کا کیا پوچھتے ہو۔ یہ لڑکی فاحشہ ہے۔ اب یہ کنواری نہیں رہی۔ یہ سب کچھ میری پڑوسنوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

لڑکی کہنے لگی کہ یہ غلط ہے۔ آج تک کسی مرد نے میرے جسم کو چھوا تک نہیں۔ بخدا یہ عورت مجھ پر تہمت لگا رہی ہے۔

آخر یہ مقدمہ بھی حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش ہوا۔ لڑکی اپنی بے گناہی پر بار بار خدا کی قسمیں کھا رہی تھی اور اس شخص کی بیوی جرم کے گواہ پیش کرتی تھی۔ ہمسایہ مستورات نے کہا کہ یا امیرالمومنین۔ ہم نے اس لڑکی کو غیرمردوں سے اپنی آنکھوں سے اختلاط میں مبتلا دیکھا ہے۔

حضرت عمرؓ نے بہت سوچا کہ ادھر مکمل گواہ' ادھر اس

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

لڑکی کی خدا کی قسمیں۔ لہٰذا حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو بلایا اور کہا کہ آپ یہ مقدمہ سن کر فیصلہ کریں۔

آپ نے تمام مقدمہ سنا اور کہا کہ اس کا فیصلہ بالکل معمولی ہے۔ ابھی فیصلہ کئے دیتا ہوں۔ گواہ عورت کو پیش کرو۔

گواہ عورت پیش ہوئی۔ دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کے سامنے برہنہ تلوار رکھی ہے مگر وہ عورت اپنی بات پر اڑی رہی۔ تب آپ نے حکم دیا کہ اس عورت کو ایک مکان میں قید کر دو۔

پھر دوسری گواہ عورت کو بلایا اور کہا۔ جانتی ہے میں کون ہوں میں علی ابن ابوطالب ہوں۔ رسول ﷺ کا بھائی اور خدا کا شیر ہوں۔ یہ ننگی تلوار دیکھتی ہے۔ اگر جھوٹ بولا تو ابھی گردن اڑا دوں گا۔ اگر پہلی عورت کی طرح سچ کہہ دیا تو جان بخش دی جائے گی۔

یہ سن کر وہ عورت بلبلا اٹھی اور کہنے لگی اے علی کرم اللہ وجہ'۔ میری جان بخش دیں۔ میں بھی پہلی کی طرح سچ کہہ دیتی ہوں۔

فرمایا۔ کہو۔

کہنے لگی کہ یہ لڑکی بالکل بے گناہ ہے ہم نے اس کا کوئی بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

گناہ نہیں دیکھا بلکہ اس شخص کی بیوی نے اس خطرہ کے پیش نظر کہ اس حسین و جمیل لڑکی سے اس کا خاوند شادی نہ کر لے' اس کو شراب میں مدہوش کر کے ہماری مدد سے اس کا پردہ بکارت زائل کر دیا تھا۔

آپ نے یہ سن کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور سب کو اپنے سامنے بلا کر یہ فیصلہ سنایا کہ اس شخص کی بیوی پر تہمت کی حد جاری کی جائے اور اس کو اس کے خاوند سے الگ کر دیا جائے۔ ان چاروں گواہ عورتوں سے بکارت کا قصاص چار سو درہم لے کر اس یتیم لڑکی کو دیئے جائیں۔ ایک شخص کا اس لڑکی سے نکاح کرا دیا اور مہر کی رقم اپنی جیب سے عطا فرمائی۔

زنا کی تعداد اور حد

ایک شخص نے ایک دن میں کئی بار زنا کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا کہ اگر عورت کے ساتھ ایک ہی دن میں کئی بار زنا کیا ہے تو ایک حد جاری ہو گی۔ اگر ایک سے زیادہ عورتوں سے زنا کیا ہے تو جتنی عورتوں سے زنا کیا ہے اتنی حدیں جاری ہوں گی۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

مسلمان زانی اور یہودیہ زانیہ

محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو خط لکھا کہ ایک مسلمان مرد نے ایک یہودیہ کے ساتھ زنا کیا ہے۔ فیصلہ فرما دیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ مرد اگر شادی شدہ ہے تو سنگسار کر دو۔ غیر شادی شدہ ہے تو سو کوڑے لگاؤ اور شہر بدر کر دو۔ یہودیہ کو اس کی قوم کے حوالے کر دو۔ وہ جو چاہے سلوک کریں۔

آقا اور غلام

ایک شخص معہ اپنے غلام بیت اللہ کی زیارت کو گیا۔ راستہ میں کسی کام کی وجہ سے آقا نے اپنے غلام کو سرزنش کی بلکہ اس کو سزا بھی دی۔ اس سزا سے غلام اپنے آقا کے مقابلے پر آ گیا۔ یہی نہیں بلکہ اپنے آقا کو کہا کہ تو میرا غلام ہے اور میں تیرا آقا ہوں۔ تو بلا وجہ مجھ کو اپنا غلام کہتا ہے۔ بلکہ تو خود سرکش ہو گیا ہے۔

یہ دونوں لڑتے ہوئے کوفہ پہنچ گئے۔ تب اصل آقا نے کہا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہ تیرا خدا ستیاناس کرے۔ چل اب حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی خدمت میں حاضر ہو کر فیصلہ کرا لیں۔

چنانچہ یہ دونوں خدمت امیر میں حاضر ہوئے اور اپنا سارا قصہ دہرایا اور دونوں اپنے اپنے بیان کے صحیح ہونے پر بضد رہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے تمام معاملہ سنا اور کہا کہ تم دونوں اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ کل دونوں آ جانا تمہارا فیصلہ ہو جائے گا۔

ان کے جانے کے بعد جناب امیر نے اپنے خادم سے کہا کہ اس دیوار میں دو سوراخ کرو جس میں سے انسانی سر گزر سکیں۔ تعمیل حکم ہوئی۔ حضرت نے غلام کو سمجھایا کہ جب میں کہوں کہ غلام کا سر اڑا دو تو تم تلوار اٹھانا مگر سچ مچ قتل نہ کرنا۔

اگلے دن جب دونوں آئے تو آپ نے فرمایا کہ دونوں ان سوراخوں میں سر دے دو۔ جب انہوں نے سر دے دیا تو حکم دیا کہ تلوار سے غلام کا سر اڑا دو۔ جونہی تلوار اٹھی اصل غلام نے اپنا سر فوراً" پیچھے ہٹا لیا۔

یہ دیکھ کر حضرت نے فرمایا۔ جب تم غلام نہیں ہو بلکہ آقا ہو تو تم کو کیا ڈر۔ اپنا سر پیچھے کیوں ہٹایا۔ اس لئے کہ تم واقعی غلام تھے اور اصل آقا نے اپنا سر پیچھے نہ ہٹایا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ علی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

(کرم اللہ وجہ') کی تلوار غلط نہیں اٹھ سکتی۔

پس اس نے اپنا قصور مان لیا اور معافی چاہی کہ مالک کی سختی سے تنگ آکر میں نے ایسا کیا۔

آپ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے مالک کی تابعداری کرو ورنہ تمہارے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔

ماں بیٹے کا نکاح

عاصم بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جوان لڑکا مدینہ میں کھڑا رو رہا تھا اور فریاد کرتا تھا کہ اے خداوند عالم تو ہی انصاف کرنے والا ہے۔ میرے اور میری ماں کے درمیان انصاف فرما۔

اتنے میں ادھر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔ آپ نے جوان سے رونے کا سبب پوچھا۔

اس نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھ کو نو ماہ پیٹ میں رکھ کر جنا اور دودھ پلایا۔ پال کر بڑا کیا۔ مگر اب وہ مجھے اپنا بیٹا ماننے سے انکار کرتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ گھر سے بھی نکال دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کو بلوایا۔ عورت بمعہ اپنے چار بھائیوں اور اہل قبیلہ کے حاضر خدمت ہوئی۔ خلیفہ وقت نے اس

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

عورت سے پوچھا کہ تو اس لڑکے کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

عورت نے کہا کہ اے خلیفہ یہ لڑکا بالکل جھوٹا ہے۔ میں نہیں جانتی کہ یہ کون ہے؟ کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اور کیسے مجھے ماں سمجھتا ہے؟ جبکہ میں ابھی تک غیر شادی شدہ ہوں۔

آپ نے اس کا ثبوت پوچھا تو اس کے چار بھائیوں اور چالیس اہل قبیلہ نے گواہی دی کہ یہ عورت غیر شادی شدہ ہے۔ یہ لڑکا بلا وجہ ہماری بہن کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔

لڑکے سے جب ثبوت مانگا تو اس نے کہا کہ میرے پاس سوائے اس کے اور کوئی ثبوت نہیں کہ میں اس کا لڑکا ہوں۔ یہ میری ماں ہے اور میں اس کے پیٹ سے پیدا ہوا ہوں اور اس کے زیر سایہ پرورش پائی ہے۔

چونکہ عورت کی طرف سے چالیس گواہ پیش ہوئے تھے مگر لڑکا کوئی گواہ پیش نہ کر سکا۔ اسلئے حضرت عمرؓ نے اس لڑکے کو کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ جب اس لڑکے کو کوڑے لگانے کے لئے لے جا رہے تھے۔ ناگہاں اس لڑکے کی نظر حضرت علی کرم اللہ وجہ' پر پڑی۔ اس لڑکے نے زور زور سے چلا کر دہائی دی کہ اے رسول خدا ﷺ کے بھائی۔ میں بہت مظلوم ہوں میری فریاد رسی کیجئے اور مدد کو آیئے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ اس جوان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو۔

جب یہ لڑکا دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے پوچھا۔ اسے واپس کیوں لائے ہو؟

لوگوں نے کہا کہ جناب علی کرم اللہ وجہ کے حکم سے واپس لائے ہیں۔

اسی وقت حضرت علی کرم اللہ وجہ بھی تشریف لائے اور فرمایا کہ اس لڑکے کی ماں کو میرے سامنے لاؤ۔

جب وہ آئی تو اس سے پہلے کی طرح سوال کئے گئے اور اس نے اپنے چالیس گواہ بھی گزارے جنہوں نے اس عورت کے باکرہ ہونے پر گواہی دی۔ لڑکے سے پوچھا تو اس نے وہی کہا جو پہلے کہہ چکا تھا۔ اب آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھے اجازت ہے کہ میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کروں کہ جو حق ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں آپ کو کیونکر روک سکتا ہوں۔ جبکہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ اے لوگو۔ تم سب میں سے علی کرم اللہ وجہہ میرا بھائی ہے۔ سب سے زیادہ علم جاننے والا ہے اور انصاف کرنے والا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

تب حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کہا کہ میں آج تمہارے درمیان ایسا فیصلہ کروں گا جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے اور جس سے وہ دونوں راضی ہوں گے۔

پھر آپ ﷺ نے اس عورت سے کہا کہ تیرا کوئی ولی ہے۔

اس پر چاروں بھائی آگے بڑھے۔

آپ نے فرمایا کہ تم میرے فیصلہ پر راضی ہو جو تمہاری بہن کے لئے کروں؟

انہوں نے کہا۔ ہم لوگ راضی ہیں۔

اس طرح اس طرح اس لڑکے سے معلوم کیا۔ سب کی رضامندی لے کر آپ نے حاضرین سے ارشاد فرمایا۔

میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور حاضرین بھی گواہ رہیں کہ میں نے اس عورت کو بعوض چار سو درہم کے اس لڑکے کے عقد میں دیا اور چار سو درہم اس لڑکے کو دیئے کہ اس عورت کے دامن میں ڈال دے اور اس کا ہاتھ پکڑ لے اور اپنے مکان پر لے جائے اور اس وقت سے پہلے واپس نہ آئے جب تک کہ غسل جنابت سے فارغ نہ ہو جائے۔

جونہی یہ فیصلہ اس عورت نے سنا تو غم سے اس کی چیخ نکل گئی اور کہا کہ اے برادر رسول ﷺ کیا غضب ہو گیا کہ میں بالکل

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

ہی جہنم کا ایندھن بن جاؤں۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ یہ لڑکا میرا ہے اور میں اس کی ماں ہوں۔ ایک ماں کیونکر اپنے بیٹے کی بیوی ہو سکتی ہے؟

آپ نے فرمایا۔ پہلے ہی اقرار کیوں نہ کیا؟

کہنے لگی۔ اے برادر رسول ﷺ۔ میری کوئی خطا نہیں۔ یہ سب قصور میرے بھائیوں کا ہے۔ کیونکہ انہوں نے پہلے میری شادی ایک مالدار آدمی سے کر دی جس سے یہ لڑکا پیدا ہوا۔ بعد میں اس آدمی کا انتقال ہو گیا۔ جب یہ لڑکا بڑا ہوا تو میرے بھائیوں نے میرے لڑکے کو الگ کر دیا اور مجھے خوفزدہ کر کے یہ کہلوایا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔ مگر میرا دل میرے بچے کے لئے تڑپتا ہے۔

یہ کہہ کر وہ اپنے بچے کا ہاتھ پکڑ کر "میرا بچہ" کہتی ہوئی چل پڑی۔ لوگوں نے یہ منظر دیکھا تو حیران ہو گئے۔

قاتل اور دیت

ایک شخص کو لوگوں نے اس حالت میں پایا کہ اس کے ہاتھ میں چھری خون سے لتھڑی ہوئی تھی۔ آستین چڑھی ہوئی تھی اور ایک لاش خون میں لت پت سامنے تڑپ رہی تھی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

لوگ اس کو قتل کرنا چاہتے تھے کہ ایک آدمی دوڑا ہوا آیا کہ اس کو قتل نہ کریں اصل قاتل تو میں ہوں۔ جبکہ پہلا آدمی بھی اقراری تھا۔

یہ معاملہ جناب علی کرم اللہ وجہ' کے پاس آیا۔ آپ نے پہلے آدمی سے پوچھا کہ تو نے کیوں اقرار کیا؟

اس نے جواب دیا کہ یا حضرت' اس وقت میری حالت ایسی تھی کہ خون میں بھری ہوئی چھری میرے ہاتھ میں تھی۔ ڈر کی وجہ سے اقرار کیا ورنہ یہ لوگ مار مار کر میرا بھرتا بنا دیتے۔ واقعہ یہ ہے کہ میں ایک جگہ گوسفند ذبح کر رہا تھا کہ نزدیک ہی کراہنے کی آواز آئی۔ میں اسی حالت میں آواز کی طرف گیا۔ اصل قاتل قتل کر کے بھاگ گیا تھا۔ میں وہاں کھڑا تھا کہ یہ لوگ بھی آ گئے۔ مجھے اس حالت میں دیکھ کر پکڑ لیا۔ مجھ سے پوچھا۔ میں نے اقرار کیا کہ دوسرا آدمی وہاں میرے سوا کوئی موجود نہ تھا۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا۔ قاتل کو چھوڑ دو کیونکہ اس نے ایک آدمی کو قتل کیا ہے مگر ایک جان بچائی ہے۔ دونوں کو رہا کر دو اور مقتول کی دیت بیت المال سے ادا کر دی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

نفس پر حکومت

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہ' کسی جنگ میں اپنے دشمن کو نیچے گرا کر اوپر بیٹھ گئے اور چاہتے تھے کہ تلوار کے ایک ہی وار سے گردن اڑا دیں کہ اس نے آپ کرم اللہ وجہ' کے چہرہ مبارک پر تھوک دیا۔ آپ جو کہ واصل بحق تھے' اپنا غصہ پی گئے اور اسی وقت تلوار پھینک کر نیچے اتر آئے۔ وہ پہلوان آپ کی اس حرکت سے حیران و پریشان ہو گیا۔ بھلا یہ کونسا موقع تھا کہ عفو اور رحم کا مظاہرہ کیا جاتا۔ اس نے پوچھا۔ کیا بات ہے؟ ابھی تو آپ اپنی شمشیر آبدار سے گردن اتار رہے تھے اور ابھی کے ابھی تلوار پھینک کر مجھے چھوڑ دیا۔ میرے ساتھ جنگ آزمائی میں آپ کو کونسی ایسی بات نظر آئی کہ مجھ پر غالب آنے کے باوجود مجھے زندہ چھوڑ دیا؟

آپ نے فرمایا۔ میں صرف اللہ پاک کے لئے لڑتا ہوں۔ اور یہی میرا عمل میرے ایمان کا گواہ ہے۔ غضب و غصہ بادشاہوں پر حکمران اور ہمارا غلام ہے اور ہم نے اس غضب و غصہ پر لگام ڈال رکھی ہے۔ اور اس طرح حق کا غضب بھی میرے اوپر رحمت الٰہی کی مانند چھایا ہوا ہے۔ میرے متعلق پیغمبر خدا ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ ایک غلام مجھے قتل کرے گا۔ وہ غلام مجھ سے اکثر کہتا رہتا ہے کہ اس وقت سے پہلے میرا سر تن سے جدا کر دیں۔ لیکن میرا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

جوابؑ یہی ہوتا ہے کہ خدا کا حکم مقدم ہے۔ اور میں اس کے معاملہ میں حیلہ کیوں تراشوں۔ اس طرح وہ قاتل دن رات میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ یاد رکھو جس طرح ہر آدمی کو اپنی جان پیاری ہے۔ اسی طرح مجھے موت پیاری ہے کیونکہ یہی موت ہماری آئندہ زندگی کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

پھر آپ نے فرمایا۔ اے پہلوان۔ تو نے جب میرے منہ پر تھوکا تو میرے نفس کو ٹھیس پہنچی اور میری نیت بدل گئی۔ یعنی پہلے میں خدا کے واسطے جنگ کر رہا تھا لیکن اس کے بعد میری نیت میرے نفس کے تابع ہو گئی۔ خدا کے کام میں دوسرے کی شرکت جائز نہیں۔ تو میرے مالک کے ہاتھ کی بنائی ہوئی صورت ہے اور اس کی ملک ہے۔ میری نہیں۔ خدا کے بنائے ہوئے نقش کو خدا ہی کے حکم سے توڑنا جائز ہے۔ ذاتی غرض کے لئے نہیں۔

یہ بات سن کر وہ پہلوان بہت زیادہ شرمندہ ہوا۔ اس کے دل میں ایک نور پیدا ہوا اور اس نے اپنے اندر کے بت کو توڑ ڈالا اور کہا افسوس۔ آج تک میں اسے بھولا رہا جس نے تجھے اور مجھے برابر بنایا ہے جبکہ میں تجھے کچھ اور اور اپنے آپ کو کچھ اور سمجھتا رہا۔ میں اس شمع کی خصلت والے چراغ کا غلام ہوں کہ جس سے تیرے چراغ نے روشنی پائی ہے۔ میں اس دریائے نور کی موج کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

غلام ہوں جو ایسے ایسے موتی باہر لاتی ہے۔ لہٰذا یہی بہتر ہے کہ میں کلمہ شہادت پڑھوں اور مسلمان ہو جاؤں۔ کیونکہ میں تجھ کو اپنے سے بہت بلند پاتا ہوں۔

قصہ مختصر۔ اس واقعہ سے پہلوان اور اس کے تمام عزیزواقارب نے بلاتامل اسلام قبول کر لیا۔ آپ نے تیغ حلم سے بے پناہ خلقت کو حلقہ بگوش اسلام کیا اور ان کے گلوں کو شمشیر آبدار سے بچا لیا۔

جانوروں کا قتل

دو شخص مخاصمت کرتے ہوئے آئے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا۔

میرا گدھا تھا اور اس شخص کی گائے تھی۔ اس شخص کی گائے نے میرے گدھے کو مار ڈالا۔

ایک شخص نے مجمع میں سے اٹھ کر کہا کہ جانوروں کے قتل کا کوئی ذمہ دار نہیں ہوتا۔

یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا کہ تمہارے جانور بندھے ہوئے تھے یا کھلے ہوئے۔ پتہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

چلا کہ ایک کھلا اور ایک بندھا ہوا تھا۔

پہلے آدمی نے کہا کہ میرا گدھا بندھا ہوا تھا اور اس کی گائے کھلی ہوئی تھی۔ جبکہ یہ شخص بھی اپنی گائے کے ساتھ تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ گائے کا مالک گدھے کے نقصان کا ذمہ دار ہے۔

کس کا بیٹا؟

زید ابن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ میں جناب سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ' کا خط پہنچا۔ اس میں لکھا تھا کہ

تین شخص میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک لڑکے کی ماں کے ساتھ تینوں نے ایک ہی طہر میں جماع کیا۔ اب تینوں آدمی اسے اپنا بیٹا بتاتے ہیں۔ میں نے قرعہ ڈالا تو ایک آدمی کے نام قرعہ نکل آیا۔ میں نے لڑکا اس کے سپرد کر دیا ہے اور یہ شرط لگا دی ہے کہ یہ شخص دونوں کو دو تہائیاں دیت ادا کرے۔

یہ سن کر آنحضرت ﷺ ہنس پڑے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

دعائے عمر رضی اللہ عنہ

جناب عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے کچھ پوچھتے اور ان کے جواب سے خوش ہوتے تو فرماتے۔ تیرے بعد اے علی (کرم اللہ وجہ') ---- خدا مجھے زندہ نہ رکھے۔

بری الحکم

کچھ لوگ ایک مجنون حاملہ عورت کو جناب عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے اور کہا کہ اس نے زنا کیا ہے اور یہ حاملہ ہے۔ اس وقت دربار خلافت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ' بھی موجود تھے۔ انہوں نے فوراً" فرمایا کہ

امیرالمومنین رضی اللہ عنہ۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین اشخاص پر سے حکم اٹھا لیا گیا ہے۔ مجنون سے جب تک کہ تندرست نہ ہو جائے۔ لڑکے پر سے کہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سوتے ہوئے سے جب تک بیدار نہ ہو۔

پس جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً" اس عورت کو چھوڑ دیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

حمل کی مدت

حضرت عمرؓ ایک عورت کے رجم کا ارادہ رکھتے تھے جس نے نکاح کے صرف چھ ماہ بعد بچہ جنا تھا۔
حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بچہ کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس ماہ بعد ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ بچہ کا دودھ چھڑانا دو برس بعد ہے۔ پس حمل کی مدت چھ ماہ ہوئی اور دودھ کی مدت دو سال۔
حضرت عمرؓ نے رجم کا قصد چھوڑ دیا۔

مکر کا جواب

دو آدمی ایک قریشی عورت کے پاس سو دینار امانت رکھ گئے اور کہا کہ جب تک ہم دونوں اکٹھے نہ آئیں' کسی ایک کو امانت نہ دینا۔
ایک سال بعد ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میرا ساتھی مر گیا ہے۔ لہٰذا سو دینار مجھے دے دو۔ وہ سو دینار لے کر چلا گیا۔ اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے ایک سال بعد دوسرا آدمی آیا کہ سو دینار مجھے واپس کرو۔ عورت نے کہا کہ تمہارا ساتھی ایک سال پہلے یہ کہہ کر کہ تم مر گئے امانت لے گیا تھا۔

اس نے کہا کہ کیا تم سے یہ وعدہ نہیں لیا تھا کہ دونوں آئیں تب امانت دینا تم نے اس کو کیوں امانت دی۔ اور جھگڑا کر بیٹھا۔

آخر قصہ جناب علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں پہنچا۔ تمام واقعہ سن کر آپ سمجھ گئے کہ یہ دونوں مکر کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے وعدہ کیا تھا کہ دونوں اکٹھے آئیں گے تب امانت دینا۔

وہ آدمی کہنے لگا۔ جی ہاں۔

آپ نے فرمایا۔ پھر تم اکیلے کیوں آئے ہو۔ جاؤ اس کو ساتھ لاؤ تب امانت لینا۔

یہ سن کر وہ آدمی شرمندہ ہوا اور واپس چلا گیا۔

بے مثل تفتیش

سات آدمی کوفہ سے سفر کو گئے۔ ایک مدت تک غائب ہونے کے بعد چھ آدمی واپس آئے۔ ساتویں کی زوجہ نے ان سے اپنے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

خاوند کے متعلق پوچھا مگرانھوں نے کچھ نہ بتایا۔

اس عورت نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی خدمت میں حاضر ہو کر دہائی دی اور کہا کہ میرے خاوند کو ان لوگوں نے قتل کرایا ہے۔ میرا انصاف کیا جائے۔

آپ نے ان چھ آدمیوں کو طلب کیا اور مسجد کے چھ کونوں میں الگ الگ بٹھا دیا اور ہر ایک پر الگ پہرہ لگا دیا۔

پھر ایک آدمی کو بلا کر علیحدگی میں پوچھا تو اس نے انکار کیا۔

آپ نے زور سے تکبیر کا نعرہ لگایا۔ باقی آدمی سمجھے کہ اس نے سچ بتا دیا ہے۔ اب جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں تبھی حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے خوش ہو کر نعرہ لگایا ہے۔

اس کے بعد ہر ایک کو بلایا اور اقرار کرا لیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ باقیوں نے اقرار کیا ہے' میں نے نہیں کیا۔

آپ نے فرمایا۔ تمہارے انکار کرنے سے کیا فائدہ۔ تم پر پانچ گواہ ہیں کہ تم سب نے مل کر ایک آدمی کو قتل کیا ہے۔ لہذا قتل کے الزام میں سب پر اللہ کا حکم جاری فرمایا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

نرالی بانٹ

دو آدمی کھانا کھانے بیٹھے۔ ایک کے پاس پانچ روٹیاں اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ اتنے میں ایک تیسرا آدمی بھی آکر طعام میں شریک ہو گیا۔ وہ تینوں آٹھ روٹیاں کھا چکے تو تیسرا کھڑا ہو گیا اور آٹھ درہم کھانے کا معاوضہ ان کو ادا کر دیا۔

اب یہ دونوں باہم جھگڑنے لگے۔ پانچ روٹیوں والے نے کہا کہ میری چونکہ پانچ روٹیاں تھیں۔ مجھے پانچ درہم ملنے چاہئیں۔ تیری تین روٹیاں تھیں تجھ کو تین درہم ملیں گے۔

تین روٹیوں والے نے کہا کہ نصف درہم جب تک مجھے نہ ملیں گے میں راضی نہ ہوں گا۔ تصفیہ کے لئے دونوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپ نے فرمایا کہ تیری تین روٹیاں ہیں جو اس سے کم ہیں۔ تجھے جو ملتا ہے لے لے۔

وہ نہ مانا۔ آپ نے فرمایا۔ حق اس سے بھی کم ہے جو کچھ دیتا ہے لے لے۔

وہ پھر بھی نہ مانا۔

آپ نے فرمایا کہ فرض کرو تم تینوں نے برابر برابر کھایا ہے اور آٹھ روٹیوں کی چوبیس تہائیاں (ٹکڑے) ہوئیں۔ پس تو نے آٹھ تہائیاں کھائیں اور تیری روٹیوں کی نو تہائیاں تھیں اور تیرے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

دوست کی روٹیوں کی پندرہ تہائیاں تھیں اور اس نے آٹھ تہائیاں کھائیں اور اس کی سات تہائیاں باقی رہیں جو درہم والے نے کھائیں اور تیری نو تہائیوں میں سے ایک کھائی۔ پس تیری ایک روٹی کے ٹکڑے کے بدلے ایک درہم ہے اور اس کے سات ٹکڑوں کے بدلے سات درہم۔

وہ کہنے لگا۔ اے علی کرم اللہ وجہ' میں ایک درہم لینے پر راضی ہو گیا۔

حساب الفقہ

ایک عورت آپ کے پاس آئی۔ آپ اس وقت گھوڑے پر سوار ہو رہے تھے۔ اس عورت نے کہا۔ اے علی کرم اللہ وجہ' میرا بھائی چھ صد دینار چھوڑ کر مر گیا ہے اور لوگوں نے مجھے صرف ایک دینار دیا ہے۔ اب میں آپ کے پاس انصاف کے لئے آئی ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ تیرے بھائی کی دو بیٹیاں ہوں گی۔

اس نے کہا ہاں۔

فرمایا۔ چار صد دینار تو ان دونوں کو ورثہ میں ملے۔ اور

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیرے بھائی کی ایک ماں بھی ہوگی۔

کہا ہاں۔

فرمایا۔ سو دینار اس کو پہنچے۔ اور تیرے بھائی کی زوجہ کا حق ۷۵ دینار اس کو مل گیا۔

پھر فرمایا۔ تیرے بارہ بھائی ہوں گے۔

عورت نے تسلیم کیا۔ فرمایا۔ دو دو دینار بارہ بھائیوں کے ہوئے۔ باقی ایک دینار تیرا حق ہے جو تجھ کو مل گیا۔ اب لوٹ جا۔

نواں حصہ

حضرت علی کرم اللہ وجہ' کوفہ میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ اے علی کرم اللہ وجہ' میرا داماد مر گیا ہے۔اس کے ورثا میری لڑکی کو بجائے آٹھواں حصہ دینے کے نواں حصہ دیتے ہیں۔ میں آپ سے انصاف کا طالب ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ تیرا داماد دو لڑکیاں چھوڑ کر مرا ہے۔

کہا۔ ہاں۔

فرمایا۔ تیرے داماد کے ماں باپ بھی زندہ ہیں۔

کہا۔ ہاں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

فرمایا۔ تیری لڑکی کا آٹھواں حصہ اب نواں ہو گیا ہے۔ اس سے زیادہ طلب مت کر۔

دو سر والے کا حصہ

کچھ لوگ ایک لڑکے کو لائے جس کے دو سر' دو پیٹ' چار ہاتھ' دو ٹانگیں' ایک دبر تھی۔ حضرت عمرؓ ان کو لے کر جناب امیر کی خدمت میں لائے کہ اس کو دو آدمیوں کا حصہ دیا جائے یا ایک کا۔

آپ نے فرمایا کہ جب یہ سو جائے تو تم لوگ شور مچاؤ۔ اگر یہ ایک سر اٹھا کر دیکھے تو ایک مرد کا حصہ دیا جائے۔ اگر دونوں سر جنبش کریں تو دو مردوں کا۔

خیرات

ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا۔ دیگر اصحاب کرامؓ بھی شامل نماز تھے کہ ایک سائل نے آکر مسجد میں سوال کیا مگر اس کو کسی نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

کچھ نہ دیا۔

سائل نے آسمان کی طرف نظر کی اور کہا کہ اے خدا تو گواہ رہنا میں نے تیرے نبی ﷺ کی مسجد میں سوال کیا اور کسی نے مجھے کچھ نہ دیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' اس وقت حالت نماز میں تھے۔ آپ نے اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی انگلی سے سائل کو اشارہ کیا اور حالت نماز میں ہی سائل کو انگوٹھی عطا فرما دی۔

وارث کا ثبوت

ایک دفعہ ایک لڑکے نے ایک ایسے شخص کی میراث کا دعویٰ کیا جو دوسرے شہر میں مر گیا تھا۔ دعویٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں گیا۔ چونکہ وہ لڑکا اپنے دعویٰ کی سچائی میں کوئی ثبوت نہیں رکھتا تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا دعویٰ خارج کر دیا۔ جب وہ مایوس ہو کر واپس چلا تو حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے فریاد کی۔ تمام واقعہ سن کر آپ اس لڑکے کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر بمعہ اس لڑکے کے اور اسکے رشتہ داروں کے' مرنے والے کی قبر پر جمع ہوئے اور حکم

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیا کہ قبر کھودی جائے۔

قبر کھود کر اس مردہ کے جسم سے ایک پسلی کی ہڈی نکالی گئی اور اس لڑکے کو کہا کہ اس ہڈی کو خوب سونگھو۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ تب لڑکے کے ناک میں سے خون نکل آیا۔ آپ نے فرمایا کہ لڑکا اپنے دعویٰ میں سچا ہے اس کو میراث دی جائے۔

یہ ہڈی دوسروں نے بھی سونگھی مگر کسی کی ناک سے خون جاری نہ ہوا اور اس لڑکے کے دوبارہ سونگھنے پر پھر خون جاری ہوا۔

آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا مرنے والے کا فرزند ہے۔ اس کی میراث کا وارث ہے۔ خدا کی قسم میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ اس کا مجھ کو حکم دیا ہے۔

فعل بد کا مجرم

ایک غلام حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا کہ اس نے اپنے آقا کو قتل کر دیا تھا۔ غلام قتل کا اعتراف کرتا تھا پس اس کی گردن مارنے کا حکم دیا گیا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہاں حضرت علی کرم اللہ وجہ' بھی موجود تھے۔ انہوں نے غلام کو بلایا۔ اس سے جو وجہ قتل پوچھی تو اس نے عرض کیا کہ میرا آقا میرے ساتھ فعل بد کرنا چاہتا تھا۔ منت و سماجت بھی کام نہ آئی۔ آخر مجبور ہو کر یہ اقدام کرنا پڑا۔

آپ نے معلوم کیا کہ کیا مقتول کو دفن کر دیا گیا ہے؟

وارثوں نے بتایا کہ دفن کر دیا گیا ہے۔

آپ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تین یوم کے بعد اس کا فیصلہ ہو گا۔ غلام سے کوئی بات نہ کرے۔

تین روز بعد پھر ورثا حاضر ہوئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ' حضرت عمرؓ اور قاتل اور ورثا کے ساتھ مقتول کی قبر پر گئے۔ حکم دیا کہ قبر کھودی جائے۔ قبر کھودی گئی۔ حکم دیا اندر اتر کر میت کو باہر لے آؤ۔ اندر اتر کر دیکھا گیا کہ کفن موجود ہے میت نہیں ہے۔

آپؓ نے دوبار تکبیر کہی اور کہا کہ مجھ کو خبر دی گئی ہے کہ فرمایا رسول پاک ﷺ نے کہ جو شخص میری امت میں عمل قوم لوط کرے گا تو زمین اس کے مرنے کے تین دن بعد اسکو قوم لوط کی جگہ پھینک دے گی تاکہ ان ہی کے ساتھ حشر کو اٹھے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

غلام یا شوہر؟

ایک شخص کا لڑکا اس کی کنیز کے بطن سے پیدا ہوا۔ پیدائش کے بعد اس شخص نے اس کنیز کو جدا کر کے اپنے غلام سے اس کا نکاح کر دیا پھر وہ شخص فوت ہو گیا۔ کنیز مذکورہ اب آزاد تھی کیونکہ اس کا لڑکا مالک کا وارث حقیقی ہوا اور کنیز اپنے لڑکے مالک کی کنیز نہیں رہ سکتی تھی لہٰذا آزاد ہو گئی۔ پھر وہ لڑکا بھی مر گیا۔ اب یہ اپنے لڑکے کی وارث بنی۔ وراثت میں اس کا شوہر غلام بھی تھا جو مالک کے بعد اس کے لڑکے کی وراثت میں آیا اور اب تمام وراثت کی وارث یہ کنیز تھی۔

اب ان دونوں میں جھگڑا ہوا۔ غلام مرد کہتا کہ میں تیرا شوہر ہوں۔ عورت کہتی کہ تو میرا غلام ہے۔ معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلام سے پوچھا کہ تو نے اپنی بیوی سے اس کے وارث ہونے کے بعد جماع کیا ہے؟

کہا۔ نہیں۔

فرمایا۔ اب یہ تیری مالک ہے۔ زوجہ نہیں۔ لہٰذا عورت سے کہہ کہ اب تجھے آزاد کر دے یا فروخت کر دے یا غلام رکھے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

قاتل کون؟

ایک شخص نے اپنے حکم سے ایک شخص کو اپنے غلام کے ہاتھ سے قتل کرایا۔ معاملہ حضرت علی کرم اللہ وجہ' کی خدمت میں لایا گیا۔

آپ نے حکم دیا کہ مقتول کے بدلے آقا کو قتل کرایا جائے کیونکہ غلام تو حکم کا بندہ ہے جو حکم مالک کا ملا وہ بجا لایا۔

ظلم کا بدلہ

ایک شخص نے اپنے غلام کو اتنے دکھ دیئے اور اتنے ستم ڈھائے کہ وہ تاب نہ لا سکا اور انجام کار انتقال کر گیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اس شخص کو کوڑے لگانے کا حکم فرمایا۔ ایک سال قید بھی کیا اور غلام کی قیمت آقا سے لے کر غلام کی جانب سے خیرات کر دی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

جھوٹ کی حد

ایک شخص نے اپنی زوجہ کی کنیز سے ہم بستری کی اور کنیز حاملہ ہوگئی۔

زوجہ نے آپ سے فریاد کی۔ آپ نے اس کے خاوند سے معلوم کیا تو اس نے کہا کہ یہ کنیز میری زوجہ نے مجھے بیچ کر دی تھی مگر زوجہ نے اس امر سے انکار کر دیا۔

تب آپ نے اس شخص سے کہا کہ کنیز کے بیچ کرنے کا ثبوت پیش کرو' ورنہ سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔

وہ شخص کانپ گیا۔ عورت نے یہ دیکھ کر فوراً" کہا کہ یا امیر۔ میں نے یہ کنیز بیچ کر دی تھی۔

تب جناب امیر نے اس عورت پر جھوٹ بولنے کی حد جاری فرمائی۔

سچ اور جھوٹ

ایک عورت اپنے شوہر پر اپنی کنیز سے زنا کا الزام لگایا اور جناب امیر سے شکایت کی۔

آپ نے فرمایا کہ اگر تو سچی ہے تو تیرے خاوند کو قتل کرا دوں گا۔ اگر تو جھوٹی ثابت ہوئی تو تجھ کو درے لگواؤں گا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

پس عورت نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے واپس لے چلو۔

نکاح اور طلاق

ایک غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی۔ آقا بہت ناراض ہوا اور آپ کے پاس غلام کو لے جا کر شکایت کی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ اے شخص ان دونوں کے درمیان جدائی کر دے۔ اس شخص نے فوراً" اپنے غلام سے کہا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔

یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے غلام سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے تو طلاق دے ورنہ مت دے۔

وہ شخص حیران ہوا اور کہا۔ یا امیر۔ یہ کیا ماجرا ہے؟

فرمایا۔ جب تو نے غلام سے کہا کہ طلاق دے دے تو اس سے یہ مطلب نکلا کہ نکاح پر راضی ہے۔ اور طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے لہٰذا اس کا نکاح صحیح ہوا اور غلام کو اختیار ہے کہ طلاق دے یا نہ دے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

نماز جنازہ

جنگ جمل و صفین میں جب حضرت علی کرم اللہ وجہ اپنے مقتولین کی لاشوں پر آئے تو ہر لاش کو الگ الگ دیکھا جس کے جسم کے پیچھے حصہ پر زخم آیا اس کی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جس کے جسم کے اگلے حصہ پر زخم ہوتا اس کی نماز پڑھتے اور دفن کرا دیتے۔



www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیر خدا رضی اللہ عنہ کی جوانمردی کا روح پرور تذکرہ

غزوہ خندق اور حیدر کرار کرم اللہ وجہ'

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غزوہ خندق شوال ۵ ھ میں واقع ہوا اور ابتدا اس کی اس طرح ہوئی کہ یہودیوں کا ایک گروہ جس میں سلام بن ابی الحقیق النضری اور حی بن اخطب نضری اور کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق نضری اور ہوذہ بن قیس وائلی اور ابوعمار وائلی وغیرہ لوگ بنی نضیر اور بنی وائل میں سے تھے۔ مکہ میں قریش کے پاس پہنچے اور ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ پر آمادہ کیا اور کہا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ تم محمد سے جنگ کرو' ہم ان کی بیخ و بنیاد اکھیڑ کر پھینک دیں گے۔ اس طرح اس جنگ کی تیاری کے لیے ابتدا ہوئی۔

قریش نے ان رؤسائے یہود سے کہا۔ اے گروہ یہود' تم قدیم اہل کتاب ہو اور تمہارے پاس علم ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ ہمارا

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

مذہب درست ہے یا محمد (ﷺ) کا؟

یہودیوں نے کہا۔ تمہارا مذہب بہت سچا ہے اور تم بہ نسبت محمد ﷺ کے حق پر ہو۔

اس بات کو سن کر قریش بہت خوش ہوئے اور فوراً حضور ﷺ سے جنگ کے واسطے تیار ہو گئے۔ اور یہودی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

یہودی مکہ سے ہو کر قبائل غطفان کے پاس پہنچے اور ان کو بھی حضور ﷺ سے جنگ پر آمادہ کیا اور قریش کے تیار ہونے کی بھی انہیں خوشخبری سنائی۔ غطفان کے لوگ بھی یہ بات سن کر یہود کے ساتھ ہو گئے۔

اس لشکر میں قریش کا سردار ابوسفیان بن حرب تھا اور غطفان میں بنی فزارہ کا سردار عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر تھا اور بنی مرہ کا سردار حارث بن عوف بن ابی حارثہ مری تھا اور بنی اشجع کا سردار سعر بن رخیلہ بن نویرہ تھا۔

جب حضور نبی کریم ﷺ کو کفار کی جنگی تیاریوں کا علم ہوا تب آپ ﷺ نے مدینہ کے گرد خندق کھودنے کا حکم دیا اور مسلمانوں کو رغبت دلانے کی خاطر حضور ﷺ خود بھی خندق کھودنے میں مصروف ہوئے۔ مسلمان تو نہایت جوش و خروش اور مستعدی سے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس کام کو کرتے تھے اور منافقوں کا یہ کردار رہا کہ وہ حضور ﷺ کی غفلت میں اپنے گھروں کو بغیر اجازت کے بھاگ آتے تھے۔ اور مسلمانوں کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی کو بہت ضروری کام ہوتا جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا تو وہ حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت لے کر اپنے کام کو جاتا تھا۔

جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ خندق کھودنے کے دوران ایک جگہ نہایت سخت نکلی۔ حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ' اس پر کدال اثر نہیں کرتی۔ اس کو کیسے کھودیں؟

حضور ﷺ نے فرمایا۔ تھوڑا پانی لاؤ۔

پانی حاضر کیا گیا۔ حضور ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور پھر اس پانی کو اس سخت جگہ پر چھڑک دیا۔ پس وہ لوگ بیان کرتے ہیں جو اس جگہ موجود تھے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے حق کے ساتھ حضور ﷺ کو مبعوث کیا کہ پانی کے ڈالتے ہی وہ زمین ایسی نرم ہو گئی جیسے ریت --- اور بہت جلد اس کو اکھاڑ کر پھینک دیا گیا۔

جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ خندق کھودنے میں مصروف تھے اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بکری

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھی۔ میں نے خیال کیا کہ اگر اس بکری کو ذبح کر کے میں حضور ﷺ کی دعوت کروں تو بہتر ہے اور پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ گھر میں جس قدر جو ہوں ان کو پیس لو اور بکری کا گوشت پکا لو۔ میں حضور ﷺ کی دعوت کروں گا۔

جب شام ہوئی تو حضور ﷺ مع تمام لوگوں کے گھروں کی طرف واپس ہوئے۔ کیونکہ دن بھر خندق کھودتے اور شام کو چلے آتے تھے۔ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ، میں نے ایک بکری ذبح کر کے پکائی ہے اور حضور ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ میرے گھر تشریف لے چلیں۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یہ چاہتا تھا کہ حضور ﷺ تنہا میرے ساتھ تشریف لے آئیں گے مگر حضور ﷺ نے میری یہ بات سنتے ہی ایک شخص کو حکم دیا کہ پکار کر آواز دے دو کہ سب لوگ جابر کے مکان پر چلیں کیونکہ جابر نے دعوت کی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون" --- پھر حضور ﷺ مع لوگوں کے میرے گھر میں تشریف لائے۔ ہم نے کھانا نکال کر آپ ﷺ کے سامنے رکھا۔ آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور پھر آپ ﷺ کے بعد سب لوگوں نے تناول کیا۔ کھاتے جاتے تھے اور چلتے جاتے تھے یہاں تک کہ تمام اہل خندق نے کھانا کھا لیا اور فارغ ہو کر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

چلے گئے۔

حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ میں خندق کے کھودنے میں مصروف تھا کہ ایک بڑا سخت پتھر نکل آیا۔ ہر چند کہ میں نے اس کے کاٹنے کی بہت کوشش کی مگر اس کو جنبش تک نہ ہوئی۔ حضور ﷺ نے میری تکلیف کو دیکھ کر کدال اپنے ہاتھ میں لی اور اس پتھر پر لگائی۔ میں نے دیکھا کہ اس کدال میں سے ایک چمک نکلی۔ پھر حضور ﷺ نے دوسری مرتبہ کدال ماری جب بھی وہ چمک پیدا ہوئی۔ پھر تیسری مرتبہ وہ چمک پیدا ہوئی۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یہ چمک کیسی دکھائی دیتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے بھی دیکھی ہے؟

میں نے عرض کیا۔ ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

پہلی مرتبہ جو چمک پیدا ہوئی خداوند تعالیٰ نے یمن کو میرے لیے فتح کیا اور دوسری مرتبہ ملک شام اور مغرب کو فتح کیا اور تیسری مرتبہ مشرق کو فتح کیا۔

جب یہ ممالک حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانے میں فتح ہوئے تو حضرت ابوہریرہؓ مجاہدینؓ سے کہا کرتے تھے کہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

جہاں تک تمہارا جی چاہے ملکوں کو فتح کرو۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے جس قدر ملک قیامت تک تم فتح کرو گے ان سب کی کنجیاں پہلے ہی خداوند تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو عنایت فرما دی ہیں۔

حضور ﷺ خندق کے تیار کرنے سے فارغ ہوئے تو قریش بھی دس ہزار کا لشکر لے کر اس مقام پر آن پہنچے جو زمین رومہ میں جرف اور زغابہ کے درمیان واقع ہے اور قریش کے اس لشکر میں بنی کنانہ اور اہل تہامہ وغیرہ مختلف قبائل کے لوگ تھے اور قبیلہ غطفان بھی اہل نجد کو اپنے ساتھ لے کر احد کی ایک جانب مقام ذنب نقمی میں آن اترے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تین ہزار مسلمانوں کا لشکر تھا۔ کفار کی تعداد دس ہزار تھی۔ خندق کے ایک طرف مسلمانوں کا لشکر اور دوسری طرف کفار کا لشکر تھا۔ اس موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے ابن ام مکتوم کو مدینہ کا حاکم مقرر فرمایا اور حضور ﷺ نے حکم دیا کہ مسلمانوں کے بچے اور عورتیں گھاٹیوں میں محفوظ مقامات پر پہنچا دی جائیں۔

بنی قریظہ کے سردار کعب بن اسد کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کا معاہدہ ہو چکا تھا۔ دشمن خدا حیی بن اخطب' کعب کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے قلعے کا دروازہ بند کر لیا۔ اخطب نے جب اندر

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

آنے کے لیے اجازت مانگی تو کعب نے انکار کرتے ہوئے کہا۔ ایک تو تو منحوس شخص ہے میں تجھے اپنے مکان کے اندر بلانا نہیں چاہتا۔ دوسرے میرا محمد ﷺ کے ساتھ عہد ہو چکا ہے' اور میں نہیں چاہتا کہ میں ان سے عہد شکنی کروں۔ مگر حی بن اخطب نے جب بہت زیادہ اصرار کیا تو کعب نے دروازہ کھول دیا۔ اخطب نے اس سے کہا کہ میں تیرے پاس دنیا بھر کی عزت اور خوبی لے کر آیا ہوں۔ تمام قریش مع اپنے سرداروں کے میرے ساتھ ہیں اور غطفان کے قبائل بھی میری امداد کو آئے ہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تو بھی ہمارے ساتھ مل جا۔

پہلے تو کعب انکار کرتا رہا مگر حی بن اخطب برابر اس کو بہکاتا رہا یہاں تک کہ اس نے اس کو اس بات پر راضی کر لیا کہ اگر قریش اور غطفان کے لوگ محمد (ﷺ) سے مغلوب ہو کر بھاگے تو تمہارے قلعہ میں آکر پناہ گزیں ہو جائیں گے۔ کعب نے اس بات کو منظور کر کے حی بن اخطب سے اس بات پر عہد کر لیا اور حضور ﷺ کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑ ڈالا۔

اس وقت مسلمان نہایت نازک حالت میں تھے۔ چاروں طرف سے مشرکوں اور کافروں نے ان کو گھیر رکھا تھا اور منافقین اپنا نفاق طرح طرح سے ظاہر کر رہے تھے۔ چنانچہ معتب بن قشیر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے جو بنی عمرو بن عوف سے تھا' کہا کہ محمد ﷺ ہم سے کہتے تھے کہ تم قیصر اور کسریٰ کے خزانوں کے مالک بنو گے مگر اس کے برعکس ہماری یہ حالت ہے کہ کوئی ہم میں سے اطمینان کے ساتھ پاخانہ کے واسطے بھی نہیں جا سکتا۔

غرضیکہ منافقین اسی قسم کی باتیں کرتے تھے۔ کوئی کچھ کہتا تھا اور کوئی کچھ کہتا تھا۔ مسلمان اور مشرکین اسی صورت میں بیس راتوں سے کچھ اوپر پڑے رہے۔ سوا تیر اندازی کے کوئی باقاعدہ جنگ نہ ہوئی اور مسلمان اس حالت سے بہت تنگ ہوئے کیونکہ مشرکوں نے چاروں طرف سے محاصرہ کر رکھا تھا۔

آخر قریش میں سے چند سوار جنگ کے واسطے تیار ہوئے۔ ان سواروں میں قریش کے مشہور لوگ یہ تھے۔ عمرو بن عبدود بن ابی قیس' عکرمہ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی اور ضرار بن خطاب بن مرداس شاعر بنی محارب بن فہر میں سے یہ لوگ تیار ہو کر بنی کنانہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے بنی کنانہ جنگ کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ آج تم کو معلوم ہو گا کہ کون شہسوار ہے اور مرد میدان ہے اور پھر یہ قریش کے سوار مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوئے جب خندق پر پہنچے تو اس کو دیکھ کر حیران ہوئے اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ ہم نے نیا مکر دیکھا ہے اور ایسا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

مگر عرب میں کوئی نہیں جانتا۔

- خندق کی ترکیب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تھی اور خندق کھودتے ہوئے انصار کہتے تھے کہ سلمان ہم میں سے ہیں اور مہاجر کہتے تھے کہ وہ ہم میں سے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ سلمان (رضی اللہ عنہ) ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔

قریش کے چند سوار خندق کے کنارے پھرتے ہوئے ایک جگہ آئے جہاں خندق زیادہ چوڑی نہ تھی۔ انہوں نے اس جگہ خندق کو پار کرنا چاہا۔ یہ دیکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہ' چند مسلمانوں کو ساتھ لے کر ان قریشیوں کے مقابلے کو نکلے۔ ان قریشیوں میں ایک شخص عمرو بن عبدود بھی شامل تھا۔ اس نے مسلمانوں سے پوچھا۔ کون میرے مقابلے پر آیا ہے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہ' اس کے مقابلے پر گئے اور اس سے کہا۔

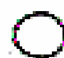
اے عمرو کیا تو نے خدا سے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ جو شخص قریش میں سے تجھ کو دو باتوں میں ایک اچھی بات کی طرف بلائے گا تو اس بات کو قبول کرے گا۔

عمرو نے کہا ہاں' میں نے عہد کیا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ پس میں تجھ کو خدا اور

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس کے رسول ﷺ کی طرف بلاتا ہوں۔
عمرو نے کہا۔ اے میرے بھتیجے' میں تجھ کو قتل نہیں کرنا چاہتا۔
حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے فرمایا۔ قسم ہے خدا کی میں تجھ کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔
اس جواب سے عمرو بہت خفا ہوا۔ اور اپنے گھوڑے سے اتر کر پہلے اس کی کونچیں کاٹ کر اسے ہلاک کیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہ' پر تلوار ماری۔
حضرت علی کرم اللہ وجہ' نے اس کا وار روک کر ایسا ہاتھ مارا کہ اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور پھر باقی قریشیوں کو بھی مارتے مارتے خندق سے باہر نکال کر پھینک دیا اور عکرمہ بن ابی جہل ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اپنا نیزہ بھی پھینک گیا۔



www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

قلعہ خیبر کی فتح کی پیشگوئی

حدیبیہ سے واپس آکر حضور نبی کریم ﷺ مدینہ میں ذی الحج اور کچھ مہینہ محرم کا رہے اور پھر محرم کے آخر دنوں میں حضور ﷺ نے خیبر کے جہاد کا قصد فرمایا اور مدینہ میں نمیلہ بن عبداللہ کو حاکم مقرر کر کے حضرت علی کرم اللہ وجہ' کو سفید نشان عنایت فرما کر آگے روانہ کیا۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر پر حملہ کیا تو ہم نے خیبر کے قریب پہنچ کر فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھی اس کے بعد نبی کریم ﷺ سوار ہو گئے اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہو گئے' میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ خیبر کے کوچہ و بازار میں سے گزر رہے تھے تو میرا زانو نبی کریم ﷺ کی ران سے چھو رہا تھا اور آپ ﷺ کا تہبند آپ ﷺ کی ران پر سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

کھسک گیا تھا اور مجھے آپ ﷺ کی ران کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔

پھر جب آپ ﷺ خیبر کی بستی میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ سب سے بڑا ہے۔ خیبر برباد ہو گیا' ہم جب کسی قوم کے آنگن میں جا اترتے ہیں تو متنبہ کیے گئے تو لوگوں کی شامت آ جاتی ہے۔"

یہ کلمات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ "لوگ اپنے کام کاج کے لیے رواں دواں تھے (کہ انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا) اور کہنے لگے۔ "حضرت محمد ﷺ آ گئے اور فوج آپ ﷺ کے ساتھ ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ "پھر ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کر لیا۔"

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ خیبر پر حملہ کے لیے نکلے تو رات کے وقت سفر کیا۔ اثنائے راہ میں ایک شخص نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ "اے عامر رضی اللہ عنہ۔ کیا تم ہمیں اپنے اشعار نہیں سناؤ گے؟"

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

دراصل عامر رضی اللہ عنہ بن الاکوع (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے بھائی) شاعر تھے۔ یہ سن کر حضرت عامر رضی اللہ عنہ نیچے اترے اور یہ حدی گا کر لوگوں کو سنانے لگے۔

"اے ہمارے آقا و مولا۔ اگر تیرا کرم نہ ہوتا تو ہم نہ ہدایت پاتے اور نہ نماز پڑھتے نہ صدقہ دیتے۔"

"ہماری جانیں تیرے لیے قربان۔ زندگی میں ہم سے جو خطائیں سرزد ہوئیں وہ معاف فرما دے اور جب دشمن سے مقابلہ درپیش ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔"

"اور ہمیں سکینت و طمانیت کی دولت سے نواز۔ ہم جب باطل (کی مدد) کے لیے پکارا گیا تو ہم نے انکار کر دیا۔"

"اور کافر شور و غل مچاتے ہوئے ہمارے خلاف محاذ آرا ہیں۔"

یہ اشعار سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

"یہ حدی خواں کون ہے؟"

لوگوں نے عرض کیا۔ "عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔"

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر صحابہ کرام ؓ میں سے ایک صاحب (حضرت عمر ؓ) نے کہا۔ "یا رسول اللہ ﷺ۔ یہ تو اب شہادت اور جنت کا حق دار ہو گیا' کاش آپ ﷺ نے ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے اور لطف اندوز ہونے کی مہلت دی ہوتی۔"

خیبر پر لشکر کشی

انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جس قوم پر لشکر کشی کرتے تھے تو صبح کے وقت ان پر حملہ فرماتے تھے۔ اسی طرح اب جو خیبر پر لشکر کشی کی تو رات کے وقت وہاں پہنچے۔ رات حضور ﷺ نے آرام کے ساتھ بسر کی اور صبح ہوتے ہی حملہ فرمایا۔ جس وقت خیبر کے نیچے پہنچے تو دیکھا کاروباری لوگ اپنے ہل اور سامان زراعت کو لے کر باہر آ رہے ہیں اور حضور ﷺ کے لشکر کو دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ قسم ہے خدا کی محمد ﷺ لشکر لے کر آ گئے ہیں اور پھر یہ لوگ الٹے خیبر کے اندر بھاگ گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ مدینہ سے چل کر عصر میں آئے۔ یہاں آپ کے واسطے مسجد تیار کی گئی پھر آپ ﷺ مقام صہبا میں آئے اور ایک میدان میں جس کو رجیع کہتے ہیں رونق افروز ہوئے اور

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

یہاں اترنے کی یہ وجہ تھی کہ غطفان نے خیبر والوں کی مدد کا ارادہ کیا تھا اور اپنے شہر سے اہل خیبر کی اعانت کے واسطے حضور ﷺ کے مقابل میں چلے تھے مگر پھر ان کو اپنے گھروں کی طرف سے کچھ کھٹکا معلوم ہوا تب وہ حضور ﷺ کو خیبر والوں کے مقابل چھوڑ کر اپنے گھروں کو الٹے چلے گئے۔

نبی کریم ﷺ نے خیبر کے قلعوں کو ایک ایک کر فتح کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ سب سے پہلے جو قلعہ فتح ہوا اس کا نام حصن ناعم تھا۔ اسی قلعہ کے پاس محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ کسی نے اوپر سے ان کے سر پر چکی کا پاٹ پھینک دیا تھا۔

حضور ﷺ نے بنی ابی الحقیق کے قلعہ حصن القموص کو فتح کیا اور اس قلعہ سے بہت سے قیدی آپ ﷺ کے ہاتھ آئے جن میں ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ پہلے یہ کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق کے پاس تھیں اور ان کی دو چچا زاد بہنیں بھی ان کے پاس تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کو اپنے واسطے پسند فرمایا۔

مکحول کہتے ہیں حضور ﷺ نے اس وقت مسلمانوں کو چار باتوں سے منع فرمایا تھا۔

ایک تو یہ کہ جو عورت قیدیوں میں سے حاملہ ہو اس کے پاس نہ جائیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

دوسرے گدھے کا گوشت نہ کھائیں۔
تیسرے کسی درندہ کا گوشت نہ کھائیں۔
چوتھے مال غنیمت کی تقسیم ہونے سے پہلے اس کو فروخت نہ کریں۔

حضرت سلمہ ﷺ بتاتے ہیں۔ ہم خیبر پہنچ گئے اور ہم نے ان (کے قلعہ) کا محاصرہ کر لیا (جو اتنا طویل ہو گیا کہ) اس کے دوران ہمیں سخ فاقہ کشی برداشت کرنا پڑی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر پر مسلمانوں کو فتح عطا فرما دی۔ جس دن خیبر فتح ہوا اسی دن شام کو مسلمانوں نے بہت زیادہ آگ جلائی تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا:

"یہ آگ کیسی ہے؟ تم لوگ کیا پکا رہے ہو؟"
لوگوں نے عرض کیا۔ "گوشت پکا رہے ہیں۔"
آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:
"کس کا گوشت؟"
عرض کیا۔ "پالتو گدھوں کا گوشت۔"
نبی کریم ﷺ نے حکم دیا:
"اس گوشت کو پھینک دو اور برتنوں کو (جن میں پکایا ہے)

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

توڑ دو۔"

* ایک شخص نے عرض کیا۔"یا رسول اللہ ﷺ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم گوشت پھینک دیں اور برتنوں کو دھو ڈالیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"چلو ایسا کر لو۔"

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔جنگ خیبر شروع ہوئی تو حضرت عامر بن۔الاکوع رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کی پنڈلی پر اپنی تلوار سے وار کیا لیکن چونکہ آپ کی تلوار چھوٹی تھی اس لیے تلوار پلٹ کر آپ ہی کے گھٹنے کی چپنی پر لگی اور یہی زخم آپ کی شہادت کا باعث بنا اور آپ وفات پا گئے۔

حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم خیبر سے واپس لوٹ رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے جو میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے مجھے (بچہ معصوم) دیکھا تو فرمایا:

"تمہیں کیا ہوا؟"

میں نے عرض کیا۔"میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ لوگوں کا گمان یہ ہے کہ حضرت عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے عمل ضائع ہو گئے۔"

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"جس نے ایسی بات کہی وہ جھوٹا ہے۔"
اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیاں جوڑ کر اشارہ سے بتایا
کہ
"اسے دوگنا اجر ملے گا۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرتوڑ محنت و کوشش کرنے والا مجاہد تھا' بہت کم عرب ایسے ہوں گے جنھوں نے اس جنگ میں ان جیسی کارگزاری دکھائی ہو گی۔"
اس کے بعد پھر حضور ﷺ نے قلعوں کو فتح کرنا شروع کیا اور قبیلہ بنی سہم کے لوگ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ' ہم بہت مشقت میں پڑے ہوئے ہیں اور ہمارے پاس کچھ کھانے پینے کو نہیں ہے۔"
حضور ﷺ کے پاس بھی اس وقت کچھ نہ تھا جو ان کو دے دیتے۔ تب حضور ﷺ نے دعا کی کہ اے خدا تو خوب جانتا ہے جو ان لوگوں کی حالت ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں ان کو دوں۔ پس تو اپنے فضل و کرم سے سب سے بڑا قلعہ ان کے ہاتھوں پر فتح کرا دے تاکہ یہ اس کے مال غنیمت سے غنی ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ہاتھوں پر صعب بن معاذ کا قلعہ جو خیبر کے کل قلعوں سے زیادہ پر از مال و اسباب تھا اور غلہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

وغیرہ سامان بھی اس میں بکثرت تھا' فتح کرایا۔

جب حضور ﷺ فتح کرتے ہوئے وطیح اور سلالم آخری دو قلعوں پر پہنچے تو ان کا آپ ﷺ نے کچھ اوپر دس راتیں محاصرہ رکھا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کا شعار یا منصور امت تھا۔

اسی جنگ میں مرحب نامی یہودی سامان جنگ سے آراستہ ہتھیار لگائے ہوئے اپنے قلعہ سے نکل کر میدان میں آیا اور اپنی تعریف کے اشعار پڑھنے لگا۔ حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا۔

"اس کے مقابلے میں کون جوانمرد جاتا ہے؟"

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ حضور ﷺ' مجھ کو اجازت دیجئے' کل میرا بھائی شہید ہوا ہے۔ آج میں اس کا قصاص لینا چاہتا ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"جاؤ' خدا تمہاری مدد و اعانت فرمائے۔"

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کافر کے مقابلے میں گئے۔ میدان میں ایک درخت تھا۔ پہلے تو دونوں جوانوں نے اس کی آڑ میں ہو کر ایک دوسرے پر وار کیے اور سپاہ گری کے ہنر دکھائے پھر روبرو مقابلہ ہوا۔ یہودی نے مسلمہ رضی اللہ عنہ پر تلوار ماری۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سپر سے پناہ کی۔ تلوار سپر کو کاٹ کر اس میں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

پھنس گئی۔ ہر چند کہ یہودی نے بہت زور لگایا مگر تلوار نہ نکلی۔ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ایسی ضرب لگائی کہ یہودی نے جہنم تک کہیں دم نہ لیا اور براہ راست اس میں داخل ہو گیا۔

مرحب یہودی کے قتل کے بعد اس کا بھائی یاسر میدان میں آیا اور پکارنے لگا کہ میرا کون مقابل ہے؟

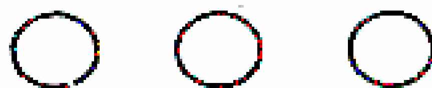
خاتم نبوت ﷺ کی زبان سیف

حضرت زبیر بن عوام قریشی رضی اللہ عنہ جو حضور نبی کریم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ اس کے مقابل گئے۔ ان کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (حضور ﷺ کی پھوپھی) نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ' میرا بیٹا مارا جائے گا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"انشاءاللہ' تمہارا بیٹا مارے گا۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زبیر رضی اللہ عنہ یاسر کے مقابل ہوئے اور اس کو دم لینے کی بھی فرصت نہ دی اور فوراً ہی قتل کر ڈالا۔



www.iqbalkalmati.blogspot.com